بفضل صانع مکین و مکان خلاق زمین و آسمان

دستنبوی معطرات محمدت گلبن گلزار مکرمت متضمن محامد حضور غوث الثقلین قطب الکونین محبوب سبحانی حضرت شیخ سید ابو محمد عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالی عنہ - موسوم بنام تاریخی

بہارستان منقبت

۱۳۱۱ھ

معروف

دیوان ظہیری

زبارہ تصانیف شاعر رنگین خیال نازک خیال نخلبند حدیقۂ معانی آبیار گلشن نکتہ دانی جناب مولانا حافظ حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب المتخلص بہ ظہیری سہسوانی بدایونی دامت برکاتہ

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بہزار حسن و خوبی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان بہ صنعت ابجد

حرف الالف

ادا ہو وصف کس سے آپکا محبوب سبحانی
کہ ہو سردار فوج اصفیا محبوب سبحانی

امان ہر طرحسے پائی ہے اُسنے دور گردون سے
تری درگاہ مین جو آگیا محبوب سبحانی

ابھی بس ایکدم مین مردۂ صد سالہ جی اُٹھے
اشارہ آپ گر کردین ذرا محبوب سبحانی

اجل آئی ہوئی پھیری ہے تمنے بارہا مولا
تمھین جب آگیا غصہ ذرا محبوب سبحانی

انیس بیکسان ہو حامیِ بیچارگان تم ہو
تمھاری مین لکھون تعریف کیا محبوب سبحانی

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کے پیارے ہو
ہو لخت قلب شاہ کربلا محبوب سبحانی

اخ والا ہو تم خواجہ معین الدین چشتی کے
جو ٹھہرے ہند کے فرمان روا محبوب سبحانی

ادب کے ساتھ آتے ہین تری درگاہ مین قدسی
وہ تیرا رعب ہے اور دبدبا محبوب سبحانی

امیر دو جہان تو بادشاہ ہفت کشور ہے
ترے محتاج ہین سب اغنیا محبوب سبحانی

اگر تیرے در اقدس پہ کوئی خستہ دل آئے
ترے فضل و کرم سے خوش ہو یا محبوب سبحانی

اسیر درد و غم چھٹجائے دم مین فضل خالق سے
جو لے اسم مبارک آپ کا محبوب سبحانی

اشارہ ہو اگر تیرا تو میرے کام بنجائین
جو تو چاہے تو سب عقدے ہون وا محبوب سبحانی

اغثنا غوث الاعظم بندۂ بیکس ظہیر ہی کو
غم دنیا و دین سے دو چھڑا محبوب سبحانی

حرف الباء

بلا لو ہند سے بہر خدا محبوب سبحانی
کبھی سن لیجیے میری التجا محبوب سبحانی

بہت ہی تنگ ہے مداح تیرا جور گردون سے
خبر لے کب تلک آہ و بکا محبوب سبحانی

بس اب مجھ مین نہین ہے ضبط کا یارا کہ اعدا کا
بہت حد سے بڑھا مکر و ریا محبوب سبحانی

برائے حضرت ختم رسل یہ التجا سنلو
ہو حاصل جلد میرا مدعا محبوب سبحانی

بلا سے درد سے اندوہ سے غم سے رہائی ہو
برائے حضرت مشکل کشا محبوب سبحانی

بجا ہے سب وہ جو کچھ مین لکھون تعریف مین اسکی
ترے روضہ پہ ہے جنت فدا محبوب سبحانی

بظاہر آپ ہین بندہ خداوند دو عالم کے
وہ باطن مین کیا جانے ہین کیا محبوب سبحانی

بہ باطن آپ ہین میرے بظاہر بھی ملو مجھسے
دل ہی دل مین چلے آؤ ذرا محبوب سبحانی

بدرگاہ خدائے دو جہان تیرے وسیلہ سے
ہوئی مقبول جو مانگی دعا محبوب سبحانی

بنایا ہے تمھین مشکلکشا نے جانشین اپنا
تمھین ہو خلق کے عقدہ کشا محبوب سبحانی

بدل جائے میرا سب درد و غم عیش و مسرت سے
پئے احمد برائے مرتضے محبوب سبحانی

بہار روضۂ رضوان تری درگاہ پر صدقے
فدا روضہ پہ اوج عرش یا محبوب سبحانی

بحمد للہ فی اللہ دامن مقصد ظہیری کا
ہے تمسے دین و دنیا مانگتا محبوب سبحانی

حرف التاء

تو والا شان ہے ذی مرتبہ محبوب سبحانی — ترے محکوم ہین ابر و ہوا محبوب سبحانی
تجھے وہ مرتبہ حاصل ہے قرب حق تعالیٰ سے — کہ تو ہے ہر ولی کا پیشوا محبوب سبحانی
تعالی اللہ زہی رتبہ کہ ذرون سے ترے در کے — کرین ہین مہر و مہ کسب ضیا محبوب سبحانی
تمامی اولیاء اللہ تیرے زیر فرمان ہین — ترے محکوم ساری اتقیا محبوب سبحانی
توانِ ناتوان ہو یار ہو بے یار و بیکس کے — ہو تم نا آشنا کے آشنا محبوب سبحانی
تو شاہنشاہ ہے فیاض ہے محسن ہے اور مین ہون — فقیر و مستمند و بینوا محبوب سبحانی
تمھارے در پہ آیا ہون سنا ہے ذی کرم تمکو — مری سب حاجتین کر دو روا محبوب سبحانی
ترے ہوتے ہوئے مین مدعا غیرون سے کیون مانگون — ترے گھر مین کمی ہے مجھکو کیا محبوب سبحانی
تصرف یہ تو ادنیٰ ہے غلامون کا ترے در کے — کہ جسکو چاہین کر دین بادشا محبوب سبحانی
تپ غم کا مداوا بھر حق فرمائیے جلدی — کرون کب تک مین فریاد و بکا محبوب سبحانی
تصور ہے بندھا دل مین ترے روے منور کا — دیا تصویر پر ہے آئینہ محبوب سبحانی
تمنا ہے بنا لو دین و دنیا مین مجھے اپنا — نہین مین اور کچھ ہون چاہتا محبوب سبحانی

تونگر ایکدم مین ہو ظہیری لطف سے تیرے
گدا کو کر دے دم مین بادشا محبوب سبحانی

حرف الثاء

ثبات دائمی حاصل ہو یا محبوب سبحانی — اگر تجھ مین کوئی ہو وے فنا محبوب سبحانی

ثریا سے ثریٰ تک غل ہے تیری شان و شوکت کا
لکھے کیا کوئی تیرا مرتبا محبوب سبحانی

ثقاہت اسکے ہین راوی ہے سنا اکثر بزرگون سے
کہ تمنے کی ہے تردید قضا محبوب سبحانی

ثقالت سے گناہون کے ہو پھر کیا خوف گر میری
شفاعت تم کرو روز جزا محبوب سبحانی

ثمر نخل تمنا مین خدارا جلد تر آئے
کھلا دے غنچۂ مقصد مرا محبوب سبحانی

ثمن مین مدح کی دیدیجیے نقد مدعا مجھکو
غنی ہے یہ ترے آگے ہے کیا محبوب سبحانی

ثنا تیری کسی سے ہو نہین سکتی بیان ہرگز
اگر مداح ہو خلق خدا محبوب سبحانی

ثواقب اسقدر ہین ذرہ ہاے خاک در جنپر
ستارے ہین دل و جان سے فدا محبوب سبحانی

ثواب ایسا تمھاری مدح سے مداح کو ہوگا
کہ وہ جنت صلہ مین پائیگا محبوب سبحانی

ثوابت تیرے ہین محکوم اور تابع ہین سیارے
تو ہے سردار مہر و ماہ کا محبوب سبحانی

ثمین ربے بہا ہین قطرۂ اشک اپنے گوہر سے
تری فرقت مین رویا ہون جو یا محبوب سبحانی

ثعب سے اپنی رحمت کے مجھے سیراب کر دیجے
براے حضرت خیر الورا محبوب سبحانی

ثعابین غم و آفت نے گھیرا ہے ظہیری کو
خدا اسکے واسطے لیجیے بچا محبوب سبحانی

حرف الجیم

جہان مین غل ہے تیرے جود کا محبوب سبحانی
عنایت سے مجھے ہو کچھ عطا محبوب سبحانی

جو جو آیا ترے گھر مین تو فوراً ہو گیا کامل
ہے کون ایسا ولی تیرے سوا محبوب سبحانی

جناب حق تعالیٰ مین نہ ہو مقبول کیا ممکن
ترے روضہ مین جو مانگے دعا محبوب سبحانی

جفا و جور پیر چرخ سے مجھکو بچا لیجیے
پئے حیدر براے فاطمہ محبوب سبحانی

جہنم مین ہے گھر اُسکا وہ مردود خلائق ہے
نہین جسکو تری حب و ولا محبوب سبحانی

جبین سائی تمھارے سنگ در کی جو میسر ہو
کہان ایسی مری قسمت بھلا محبوب سبحانی

جہان مین جسکے شوق دید مین بیتاب ہین حورین
ہے وہ بغداد کی دلکش فضا محبوب سبحانی

جھکا جو آپکے در پر وہ سردار جہان ٹھہرا
ہوا وہ خوار جو تجھسے پھرا محبوب سبحانی

جسے وہ چاہتے ہین تخت شاہی بخشدیتے ہین
ہین وہ ذیشان ترے در کے گدا محبوب سبحانی

جلیل القدر ہو ذی مرتبت ہو اعظم الشان ہو
تمہارا سب سے ہے رتبہ بڑا محبوب سبحانی

جوار روضۂ پرنور مین جو لوگ رہتے ہین
کرین جنت بھلا وہ لیکے کیا محبوب سبحانی

جلال و رعب تیرا خلق مین مشہور ہے تجھسے
فرشتے ڈر گئے ہین بارہا محبوب سبحانی

جہان مین جسقدر خلق خدا ہے وہ ظہیری سب
ہے کل مخلوق کا اک بادشا محبوب سبحانی

حرف الحاء

حضور حق ہے اُسکا مرتبا محبوب سبحانی
دل و جان سے جو ہے تجھپر فدا محبوب سبحانی

حوادث سے زمانہ کے رہا محفوظ اور امین
جو ٹھہرا نام لیوا آپ کا محبوب سبحانی

حکومت سب پہ ہے تیری ولی و قطب ہین جتنے
تو کل ابدال کا ہے پیشوا محبوب سبحانی

حمایت کیجیے للہ اب میری کہ ہے میرا
غم و رنج و الم سے سامنا محبوب سبحانی

حلاوت کام جانکو شربت دیدار کی تیرے
ہو جلدی بہر شاہ لافتا محبوب سبحانی

حق آیا اور بھاگا باطل اکدم مین زمانہ سے
ہوا جسوقت تو فرمان روا محبوب سبحانی

حفاظت مین وہ ہے تیری جفاے پیر گردون سے
کہ جو دلسے ہے تیرا شیفتا محبوب سبحانی

حقیقت مین خداے پاک جانے لیک ظاہر مین
نہ ہے کوئی نہ ہوگا آپ سا محبوب سبحانی

حشم کیا مین تم الکھون کہ ہین خادم ملک تیرے
تو ہے بیشک بڑا ذی مرتبا محبوب سبحانی

حبیب احمد مختار و مطلوب علی تم ہو
ہو شاہ کربلا کے دلربا محبوب سبحانی

حسن سبط رسول اللہ کے نور نظر تم ہو
ہو جان حضرت خیر النسا محبوب سبحانی

حساب روز محشر کا ظہیری کو نہین کھٹکا
تو سب بخشائیگا جرم و خطا محبوب سبحانی

حرف الخاء

خدا را ہو کرم گر آپ کا محبوب سبحانی
بدل جائے مقدر کا لکھا محبوب سبحانی

خدا کے دوست ہو پیارے رسول اللہ کے تم ہو
ہو جانشین علیؑ مرتضےٰ محبوب سبحانی

خبر لی بحر و بر مین جا کے تمنے ہر جگہ اُسکی
تمھین جسنے پکارا بھی ذرا محبوب سبحانی

خراب و خستہ و لاچار آیا ہون ترے در پر
مرے درد درون کی ہو دوا محبوب سبحانی

خوشی سے کھل گیا وہ مثل گل تیری عنایت سے
کسی افسردہ دل نے گر کہا محبوب سبحانی

خیال روے انور جاگزین ہے خانۂ دل مین
بنا برج قمر سینہ مرا محبوب سبحانی

خدائی کے ہو تم مختار سردار جہان تم ہو
ہو شاہنشاہ ہر شاہ و گدا محبوب سبحانی

خوشامد سے تمھاری کام ہے ہر دم فرشتونکو
ہے تیرا ذکر جو ذکر خدا محبوب سبحانی

خبردار رموز مخفی سرِّ خدا تم ہو
تمھارا کیا لکھون مین مرتبا محبوب سبحانی

خطر کیا ہو مجھے پھر گرمیِ خورشید محشر سے
ہو جب ظل کرم سر پر ترا محبوب سبحانی

خوشا بخت و زہے تقدیر اُن اشخاص کی جنکو
ہے ہر دم قرب حاصل آپکا محبوب سبحانی

خزانہ سے کرم کے اپنے کچھ دیدیجئے مجھکو
ہون کب سے منتظر در پر کھڑا محبوب سبحانی

خلاصی فکر دنیا سے ظہیری کو عطا کیجے
ترا بندہ ہے پابند بلا محبوب سبحانی

حرف الدال

دواے درد دل ہووے عطا محبوب سبحانی
مریض فکر ہون دیجے شفا محبوب سبحانی

وہائی آگہی دیتا ہون قید فکر بیجد مین ۔ پھنسا ہون بے طرح کر دو رہا محبوب سبحانی
دیا ہے واسطہ مشکلکشا کا آپکو مین نے ۔ کرو ہر عقدۂ مشکل کو وا محبوب سبحانی
دیا کرتے ہو نقد مدعا تم سبکو بے مانگے ۔ مجھے بھی جلد دو ہے دیر کیا محبوب سبحانی
دعا مقبول ہوگی وہ ہی درگاہ الٰہی مین ۔ تمہارا واسطہ جسمین دیا محبوب سبحانی
دل غمدیدہ ہوجاتا ہے خوش بے لینے سے اسکے ۔ تمہارا نام ہے کیا جانفزا محبوب سبحانی
دکھادو منزل مقصود پہونچے راہ گم کردہ ۔ کدھر جاؤن نہین لگتا پتا محبوب سبحانی
دگرگون حال دل ہے اندنون بیحد مشوش ہون ۔ خبر لیجے میری بہر خدا محبوب سبحانی
دم آخر اگر آجائین حضرت میری بالین پر ۔ تو ہو بالخیر میرا خاتمہ محبوب سبحانی
در خیبر اکھاڑا ہے تمہارے جد امجد نے ۔ در حیرت میرا تم کر دو وا محبوب سبحانی

درازی شب غم سے بہ تنگ آیا طہیری ہے
طلوع صبح امید اب دکھا محبوب سبحانی

حرف الدال

ذریعہ سے ترے بخشش ہو یا محبوب سبحانی ۔ سراپا گرچہ ہون جرم و خطا محبوب سبحانی
ذکا و فہم عاجز ہین تمہارے وصف قامت مین ۔ خدا شاہد نہین ہے دوسرا محبوب سبحانی
ذلیل و خوار و برگشتہ رہیگا وہ ہمیشہ جو ۔ ادب تیرا نہ لائیگا بجا محبوب سبحانی
ذنوب ایسے ہین گو میرے نہین ہرگز ہے حد جنکی ۔ ہے محشر مین تمہارا آسرا محبوب سبحانی
ذہین گرچہ نہین ہون مین ولے یہ کیا شرف کم ہے ۔ کہ ہون مین آپکا مدحت سرا محبوب سبحانی
ذہول و غفلت و نسیان میرا دور ہوجائے ۔ مددگر تم کرو میری ذرا محبوب سبحانی
ذخیرہ سے کرامت کے تمہارے مین بھی کچھ پاؤن ۔ مری مقبول ہو یہ التجا محبوب سبحانی
ذیول مدح خوانون مین تمہارے مین بھی رہون شامل ۔ وہ بخشی جائین جب روز جزا محبوب سبحانی

ذکی ہو یا کوئی طباع ہو ہرگز نہیں ممکن
کہ لکھ لے آپکی مدح و ثنا محبوب سبحانی

ذہانت کام کیا آئے بھلا اسمین ظہیری کی
تمھارے وصف ہین بے انتہا محبوب سبحانی

حرف الراء

رہوں مداح مین ہر دم ترا محبوب سبحانی
نہ ہووے کام کچھ اسکے سوا محبوب سبحانی

ریاض معرفت کا نخل و گل باغ شریعت کا
تو ہے سرو ریاض مصطفا محبوب سبحانی

رفیع الشان ہے ذی مرتبت ہے اہل رتبہ ہے
بڑا ہے تیرا بیشک مرتبا محبوب سبحانی

رسول اللہ کے پیارے ہو فرزند علی تم ہو
ہو دلبند شہید کربلا محبوب سبحانی

رقم مجھسے بھلا کیا وصف ہو تیری سخاوت کا
کہ تجھسے نام حاتم مٹ گیا محبوب سبحانی

روا کر دیجیے میری حاجتین سب دین و دنیا کی
علی مرتضیٰ کا واسطا محبوب سبحانی

رہا کر دیجیے جلدی مجھے قید مصیبت سے
رہوں کب تک بلاؤن مین پھنسا محبوب سبحانی

ردی ہے حال میرا جان بلب ہون تیری فرقت مین
مئی دیدار دے مجھکو پلا محبوب سبحانی

رضا جو ہے جو تیرا خاص وہ رب احد کا ہے
عدو خالق کا ہے دشمن ترا محبوب سبحانی

رلایا چرخ گردان نے بہت ہی ظلم سے اپنے
کرم سے اپنے تو مجھکو ہنسا محبوب سبحانی

رہ حق پر ظہیری کو کیا تم نے عنایت سے
یہ ایک ادنیٰ کرم ہے آپکا محبوب سبحانی

حرف الزاء

زمانہ کہ رہا ہے واہ وا محبوب سبحانی
خدائی کے ہو تم عقدہ کشا محبوب سبحانی

زوال کفر سے شیطان بھی رویا کیا جسدم
ہوا عالم مین تو جلوہ نما محبوب سبحانی

زبان میری کب اس لایق ہے جو لکھے صفت تیری
کہان ہے مجھ مین یہ طاقت بھلا محبوب سبحانی

زمانہ مین نہین ہے آج مجھسا مضطر و غمگین
نہین تجھسا جہان مین ذی عطا محبوب سبحانی

زیارت سے مشرف تیری گر ہو جاؤن تو پھر کوئی
رہے دل مین نہ باقی حوصلا محبوب سبحانی

زیادہ ہو براے حضرت آل رسول اللہ
میرے دل مین تری حب و ولا محبوب سبحانی

زمین سے آسمان تک شور ہے تیری سخاوت کا
نہین سائل کو خالی پھیرتا محبوب سبحانی

زبون و فاسق و فاجر اگر آئے ترے در پر
تو ہو جائے وہ قطب الاولیا محبوب سبحانی

زمرد بے حقیقت سنگریزون سے ترے در کے
رہے خاک راہ سے کم کیمیا محبوب سبحانی

زحل مریخ ہین ادنیٰ نمونہ قہر کا تیرے
کرم کا ابر ہے اک پرتو محبوب سبحانی

زلالہ جود و بخشش سے ظہیری کو کرو سیراب
براے ساقی کوثر ذرا محبوب سبحانی

حرف السین

سوا تیرے کہون کس سے بھلا محبوب سبحانی
میری حل کیجیے مشکل ذرا محبوب سبحانی

سب اُسکی ہو گئین حاصل مرادین شک نہین اسمین
کسی نے صدق دل سے گر کہا محبوب سبحانی

سہی سرو ریاض بخشش و جود و کرامت ہے
گل رعنا ہے باغ حلم کا محبوب سبحانی

سوا تیرے یہ کس سے مانگے تیرا بندہ بیکس
مرادین اپنی اپنا مدعا محبوب سبحانی

سبب کیا دیر کا ہے ابکی ای حاجت روا میرے
ہے کیون ابتک حزین یہ غمزدہ محبوب سبحانی

سجی واللہ کیا ہے آپ کے قد مبارک پر
ولایت اور کرامت کی قبا محبوب سبحانی

سخاوت اُسکو کہتے ہین یہ بخشش عام ہے تیری
کہ جسنے تجھسے جو مانگا دیا محبوب سبحانی

ستم ہے آپ کا کہلاؤن اور چرخ ستمگر کے
اُٹھاؤن رات دن جور و جفا محبوب سبحانی

ستاتے ہین جو مجھکو اُنپہ ہو قہر خدا نازل
رہین خوش دوست میرے دائما محبوب سبحانی

سہون کیسے مین کچھ جور فلک کے انتہا بھی ہے
ہے جان ایک اور سو رنج وبلا محبوب سبحانی

سناؤن درد دل کیا آپکو خود آپ واقف ہین
کہ غمسے حال ہے میرا ابُرا محبوب سبحانی

سخندان ہے نہ شاعر ہے ظہیری حزین لیکن
ہے دل سے آپکا مدحت سرا محبوب سبحانی

حرف الشین

شراب عشق کا پیالہ پلا محبوب سبحانی
نہ اُترے حشر تک جسکا نشا محبوب سبحانی

شفاعت میری کر کے روز محشر بخشوا لینا
شفیع المذنبین کا واسطا محبوب سبحانی

شب اندوہ وغم کی میری ہو جائے سحر جلدی
پئے مولا علےٰ مشکلکشا محبوب سبحانی

شجاعت مین سخاوت مین ولایت مین کرامت مین
جہان مین کون ہے ہمسر ترا محبوب سبحانی

شکوہ و شان و شوکت آپکی لکھنے مین کیا آئے
خدا و مصطفےٰ ہے جانتا محبوب سبحانی

شفاء دردمندان ہو مریض لادوا مین ہون
شفاخانہ سے ہو نسخہ عطا محبوب سبحانی

شفیق مستمندان و رفیق بیکسان تم ہو
ہو حامئ فقیر و بینوا محبوب سبحانی

شمیم لطف سے اپنے میرا بھی غنچۂ مقصد
برائے احمد مرسل کھلا محبوب سبحانی

شقی ہے دوزخی ہے اور وہ مردود خالق ہے
ادب کرتا نہین جو آپ کا محبوب سبحانی

شہید کربلا کا واسطہ دیتا ظہیری ہے
مئے عشرت کا دو ساغر پلا محبوب سبحانی

حرف الصاد

صفت تیری ادا ہو کس سے یا محبوب سبحانی
لکھی کون آپکی مدح و ثنا محبوب سبحانی

صفوف اصفیا کا مقتدا و رہبر و ہادی
گروہ اتقیا کا پیشوا محبوب سبحانی

صلہ مین مدح گوئی کے مرادین دلکی برآدین
مری مقبول ہو یہ التجا محبوب سبحانی

صفائی دل کو وہ حاصل ہوئی ہے مدح سے تیرے
کہ ہے حیران جس سے آئینا محبوب سبحانی

صدا اے مرحبا عرش معلی سے لگی آنے
تمہارا وصف جب مین نے پڑھا محبوب سبحانی

صداقت جسنے کی تیری ولایت اور کرامت کی
جنان پہ اُسنے قبضہ کرلیا محبوب سبحانی

صراط دین برحق پر رہون ثابت قدم ہردم
مذاق رہنما کا واسطہ محبوب سبحانی

صلاے بخشش وجود و کرامت کو تری سنکر
ترے در پر ہوا مین حاضر ہوا محبوب سبحانی

صلوٰۃ و صوم کے پابند تھے تم عہد طفلی مین
ولی ہے کون ایسا دوسرا محبوب سبحانی

صفات اُسکی ظہیری کسطرح گوئی لکھے بندہ
جو خاص الخاص ہو خاص خدا محبوب سبحانی

حرف الضاد

ضیاے معرفت سے دے جلا محبوب سبحانی
سیہ دل ہو مرا آئینہ سا محبوب سبحانی

ضرورت مجھکو ہو جس چیز کی وہ جلد ملجاے
جو حاجت ہو میری وہ ہو روا محبوب سبحانی

ضد ایسی ہوگئی ہے چرخ کو کچھ اندنون مجھسے
مرا ہر کام ہے یہ روکتا محبوب سبحانی

ضلالت سے کیا گمراہون کو راہ ہدایت پہ
نہین ہے کوئی تجھسا دوسرا محبوب سبحانی

ضعیف و ناتوان و زار آیا ہون ترے در پہ
مری کر دستگیری اک ذرا محبوب سبحانی

ضرر کے جو میرے خواہان ہین ہو حاصل اُنھین نقصان
رہین وہ مورد رنج و عنا محبوب سبحانی

ضیا حاصل ہوئی ہے جس سے مہر و ماہ و انجم کو
ہین ذرات در دولت سرا محبوب سبحانی

ضمیر مہر تنویر مبارک پر بھلا تیرے
وہ کس کا حال ہے جو ہے چھپا محبوب سبحانی

ضیافت آپنے کفار کی اسلام سے کی ہے
کیے لاکھون مسلمان بارہا محبوب سبحانی

ضمیر اُن کو ہے کیا نسبت گیاہ روضہ سے تیرے
ہین عطر و مشک بھی اُس پر فدا محبوب سبحانی

ضوابط تھے وہ جاری عہد مین ترے شریعت کے
خلاف شرع کافر بھی نہ تھا محبوب سبحانی

ضرور آسیب سے امین ظہیری حزین ہوگا
کہ ہے وہ نام لیوا آپکا محبوب سبحانی

حرف الطا

طبیب جسم و جان ہو و دوا محبوب سبحانی
علیل غم ہون ہو جاے شفا محبوب سبحانی

طریقت مین ولایت مین حقیقت مین کرامت مین
نہ ہے تمسا نہ ہوگا دوسرا محبوب سبحانی

طلا و سیم کی اُسکو ہوس پھر کیا رہی باقی
ملی جسکو تمھاری خاک پا محبوب سبحانی

طلب سے ہین نہ عاجز ہون نہ تو دینے سے عاری ہے
ہو سایل مجھسا داتا آپ سا محبوب سبحانی

طفیل شاہ دلدار علیؑ سب آرزو بر لا
میرے دل کا ہے جو کچھ مدعا محبوب سبحانی

طواف روضۂ انور میسر ہو مجھے مولا
یہ میری آپ سے ہے التجا محبوب سبحانی

طیور و وحش و جن و انس سب محکوم ہین تیرے
ہے تو ہی ان سبھون کا بادشا محبوب سبحانی

طلوع آفتاب مقصد و حاجات خلقت کا
ہے مشرق آپکا دولت سرا محبوب سبحانی

طرف جسکے ہے تو اُسکی طرف ساری خدائی ہے
خدا کا بھی ہے وہ ہی دلربا محبوب سبحانی

طرب انگیز ہے کیا ہی ہوا بغداد اشرف کی
کہ مردہ زندہ ہو کہا کر ہوا محبوب سبحانی

طلوع آفتاب صبح محشر جس گھڑی ہووے
ظہیری حفظ مین ترے ہو یا محبوب سبحانی

حرف الظا

ظفر اسکو ملی جسنے کہا محبوب سبحانی
غم و رنج والم سے چھٹ گیا محبوب سبحانی

ظہور جلوۂ نور خدا ہے پاک ہے تم مین
کہ ہو تم نور چشم مصطفا محبوب سبحانی

ظروف قلب وسر مین اب شراب عشق بھر دیجے — براے مصطفا و مرتضا محبوب سبحانی
ظلوم و بدخصائل ہے وہ مردود خلائق ہے — نہین ہے آپ کی جسکو ولا محبوب سبحانی
ظہیر بیکسان ہو چارہ فرماے غریبان ہو — شفیق بیکس و بے آشنا محبوب سبحانی

ظہیری تنگ آیا ہے خدا را داد کو پہونچو
ہزارون ہی بلا کا سامنا محبوب سبحانی

حرف العین

علی مرتضی کے دلربا محبوب سبحانی — ہو دلبند جناب فاطمہ محبوب سبحانی
عظیم الشان گروہ اولیا مین کون ہے تمسا — بڑے ہین آپ عالی مرتبا محبوب سبحانی
عنایت سے تری ہر دم رہون مین خرم و شادان — عدو رنج و محن مین ہو سدا محبوب سبحانی
عداوت جسکو ہے تجھسے وہ مردود خلایق ہے — ہے تیرا دوست سب کا دلربا محبوب سبحانی
عبث پھر زشتی اعمال کا ہے دل مین اندیشہ — جو تم ہو شافع روز جزا محبوب سبحانی
عوض ہر بیت کے مین بیت جنت پاؤن محشر مین — یہ ہو اس مدح گوئی کا صلا محبوب سبحانی
عنادل اپنے اپنے نغمہ بھولین ساری گلشن مین — جو سن لین تری یہ مدح و ثنا محبوب سبحانی
عذاب قبر سے چھوٹون نہ اندھیرے مین گھبراؤن — رہے پیش نظر جلوہ ترا محبوب سبحانی
عزیز و اقربا میرے رہین سب خورم و شادان — تری اُنپر رہے چشم عطا محبوب سبحانی
عجب فیاض ہے اہل عطا ہے ذی کرم تو ہے — لکھون کیا کیا تری مدح و ثنا محبوب سبحانی

علاج درد دل فرمایئے جلدی ظہیری کا
کہ ہے مضطر بہت یہ غمزدہ محبوب سبحانی

حرف الغین

غریب وخستہ جو در پر گیا محبوب سبحانی
ترحم آپ کا اسیر ہوا محبوب سبحانی

غبار مرقد پر نور کی تعریف کیا لکھون
کہ ہے چشم فلک کا توتیا محبوب سبحانی

غنی وصاحب بخشش اگر ہووے تو ایسا ہو
کہ دیتے ہین طلب سے بھی سوا محبوب سبحانی

غلامی فخر ہے درگاہ کی تیری ملایک کو
بھلا کسکا ہے ایسا مرتبا محبوب سبحانی

غم واندوہ سے دنیا کے وہ آزاد رہتے ہین
تمھارے غم کے ہین جو مبتلا محبوب سبحانی

غرض مخلوق مین اس مرتبہ کا شان وشوکت کا
نہ دیکھا ہے کسی نے نے سنا محبوب سبحانی

غلط سمجھون اگر بغداد کو خلد برین سمجھون
کہان جنت کہان روضہ ترا محبوب سبحانی

غریق بحر ناپیدا کنار غم نہ ہو جاؤن
خدا کے واسطے ہو نا خدا محبوب سبحانی

غش آئے حضرت موسیٰ کو کھائین طور کا دھوکا
جو دیکھین روضہ انور ترا محبوب سبحانی

غنیم فکر نے ہے کشور دل پر چڑھائی کی
کہین لوٹے نہ میرے صبر کا یہ قافلا محبوب سبحانی

غضب ہے آپکا بندہ ظہیری رنج وغم مین ہو
رہے غمگین حزین صبح ومسا محبوب سبحانی

حرف الفاء

فرشتے در پہ حاضر ہین سدا محبوب سبحانی
یہ کسکا رعب ہے تیرے سوا محبوب سبحانی

فضایل آپکے لکھ لے اگر کوئی تو کیا ممکن
وہ لکھے کیا جو ہووے انتہا محبوب سبحانی

فقیر وبینوا ہون دیدو کچھ اپنے خزانہ سے
نہ خالی پھیریئے بہر خدا محبوب سبحانی

فقط اتنے بھروسہ پر نہین ڈر مجھکو عصیان کا
کہ ہون مین آپکا مدحت سرا محبوب سبحانی

فلک گردش مین ڈالے لاکھ مجھکو مین نہین ڈرتا
کہ ہون مین نام لیوا آپ کا محبوب سبحانی

فدا تجھپر رہون ہر دم یہی میری تمنا ہے
نہ چاہون غیر کو تیرے سوا محبوب سبحانی

فسانہ درد اور غم کا سنائے جاؤن مین کب تک
بس اب تو رحم ہو مجھپر ذرا محبوب سبحانی

فشار قبر سے مجھکو خدارا تم بچا لینا ۔ نہ ہو آغوش مادر سے سوا محبوب سبحانی
فریب و مکر شیطان سے وم مرون بچا لیجیے ۔ کہ ہے اسوقت کا کھٹکا بڑا محبوب سبحانی

فزون رتبہ ظہیری کا کرم سے تیرے ہو جائے
کہ ہے تو جان محبوب خدا محبوب سبحانی

حرف القاف

قلق دل پر مرے جو کچھ ہوا محبوب سبحانی ۔ سب تجھے جسدم پکارا مٹ گیا محبوب سبحانی
قبول اپنی دعائین سب ہوئین درگاہ باری مین ۔ تمھارا واسطہ جسدم دیا محبوب سبحانی
قصیدہ یہ جو ہے مین نے لکھا تیرے مناقب مین ۔ ہو نقد مدعا اسکا صلا محبوب سبحانی
قصور خلد اطہر ہر خطا کے بدلے پائینگے ۔ جو لکھتے ہین تری مدح و ثنا محبوب سبحانی
قضا بھی آپ تو حکم خدا سے پھیر دیتے ہین ۔ بنانا میری بگڑی کا ہے کیا محبوب سبحانی
قیود رنج و فکر و آفت و درد و مصیبت سے ۔ مجھے بہر خدا کر دو رہا محبوب سبحانی
قیامت کی ہین فکرین ہین بلا کے درد و غم مجھکو ۔ عجب آفت مین ہون مین پھنس گیا محبوب سبحانی
قدم سب اولیا کے گردنون پر ہین ترے بیشک ۔ یہ کسکی شان ہے تیرے سوا محبوب سبحانی
قمر خورشید و انجم مین تمھارے در کے ذرون سے ۔ بہت ہی کم ہے تنویر و ضیا محبوب سبحانی

قرار آئے ظہیری کے دل بیتاب کو فوراً
جو تم وہ چہرۂ انور دکھا محبوب سبحانی

حرف الکاف

کرو میری دوا بہر خدا محبوب سبحانی ۔ مریض غم کو ہو جائے شفا محبوب سبحانی
کسی نے لے لیا تھا نام نامی جب وضو تیرا ۔ وہ قہر کبریا مین آ گیا محبوب سبحانی

کنارے پر لگا دو بحر غم سے میری کشتی کو
میری کشتی کے ہو تم ناخدا محبوب سبحانی

کشود عقدۂ مشکل مرا فرمائیے جلدی
برائے حضرتِ خیبر کشا محبوب سبحانی

کہان جائے یہ بندہ چھوڑ کے تیرا در دولت
نہین میرا کوئی تیرے سوا محبوب سبحانی

کبھی تو دیکھ لو للہ فی اللہ اپنے بندہ کو
کہ ہے مدت سے تمکو دیکھتا محبوب سبحانی

کوئی سایل کبھی خالی نہ آیا آپکے در سے
عجب فیاض ہو نام خدا محبوب سبحانی

کھلا کر غنچہ مطلب نسیم لطف سے اپنے
گل مقصد سے دامن بھر مرا محبوب سبحانی

کشاکش سے تفکر کے مجھے ابتو چھوڑا دیجے
کڑی کب تک مین جھیلے جاؤن یا محبوب سبحانی

کرامت سے کرم سے بخشش و فضل و عنایت سے
ظہیری کی تو کر حاجت روا محبوب سبحانی

حرف الکاف

گدا ہے تیرے در کا بادشا محبوب سبحانی
شہنشاہون کا تو حاجت روا محبوب سبحانی

گناہون سے غلامون کو ترے کیا حشر کا ڈر ہو
کہ کافی ہے بھروسہ آپ کا محبوب سبحانی

گیا تیری محبت سے جو تیرے پاس تک اسکا
ملک سے ہو گیا رتبہ سوا محبوب سبحانی

گذرنا منزل مقصود سے مشکل پڑا مجھکو
کرم کی آپ سے ہے التجا محبوب سبحانی

گرا پڑتا ہون اب برداشت کی مجھ مین نہین طاقت
فلک کی بڑھ چلی بیحد جفا محبوب سبحانی

گروہ فکر و غم کا ہے ہجوم اس جان مضطر پہ
مدد فرمائیے میری ذرا محبوب سبحانی

گذارش میری سنئیے مین دہائی تیری دیتا ہون
کہ مین دست تفکر سے لٹا محبوب سبحانی

گمان و وہم مین بھی جو نہ آئین جن و انسان کے
کہے تم نے وہ اسرار خدا محبوب سبحانی

گل باغ کرامت لو نہال گلشن عرفان
سہی سرو گلستان ہدا محبوب سبحانی

گہر ہو پانی پانی دیکھ کر ابر کرم تیرا
تو وہ فیاض ہے اے ذوالعطا محبوب سبحانی

گھرا ہے بیطرح دام مصیبت مین ظہیری اب
نکالو بہر شاہ لافتا محبوب سبحانی

حرف اللام

لیا ہے نام نامی آپ کا محبوب سبحانی
نہین اب خوف محشر کا رہا محبوب سبحانی

لب جان بخش کے اعجاز کے عیسے ہوئے قائل
تری ہر بات ہے معجز نما محبوب سبحانی

لوا الحمد کے سایہ تلے وہ ہونگے محشر مین
تمھارے جنکے دل مین ہے ولا محبوب سبحانی

لٹاتے ہو دُرِ مطلوب کو ساری خدائی مین
مجھے بھی دو مین ہون کب سے کھڑا محبوب سبحانی

لقب ہے آپ کا حاجت روا مشہور عالم مین
مری بھی کیجیے حاجت روا محبوب سبحانی

لعین ہے اور ہے مردود درگاہِ الٰہی کا
جو کوئی تجھسے رہتا ہے پھرا محبوب سبحانی

لڑائی اندنون کچھ مجھسے ٹھانی ہے زمانہ نے
مدد کی آپ سے ہے التجا محبوب سبحانی

لیاقت میری یہ کب ہے نہین یہ حوصلہ میرا
کہ لکھون آپ کی مدح وثنا محبوب سبحانی

لو اب حاجت روائی مین مری کیا دیر باقی ہے
مین اپنا مطلب دل کہہ چکا محبوب سبحانی

لگا دو پار بیڑا بحر غم سے اب ظہیری کا
خدا کے واسطے اے ناخدا محبوب سبحانی

حرف المیم

مرادین دیجیے حق سے دلا محبوب سبحانی
نہین اب دیر کا موقع رہا محبوب سبحانی

مرید شاہ ولدار علی ہون عبد قادر ہون
ہے میرا پیشوا او رہنما محبوب سبحانی

مزا تب ہے کہ مین یہ منقبت در پر ترے جاکر
سناؤن اور لون پورا صلا محبوب سبحانی

مجھے اب روز محشر کے لیے کیا چاہیے سامان
ہے جب حامی مرا وہ پالتا محبوب سبحانی

مخالف اپنے تمکو سونپتا ہون کچھ نہین کہتا
مین اپنا غم کہون کس سے بھلا محبوب سبحانی

معاون ہون جو میرے اُنکے تم ہردم معین رہنا
یہ اُنکے حق مین ہے میری دعا محبوب سبحانی

میرے احباب کی جو کچھ تمنا ہو وہ بر آئے
برائے حضرت مشکل کشا محبوب سبحانی

مین اک ادنیٰ گدا تیرا تو سردار دو عالم ہے
نگاہ رحم ہو مجھ پر ذرا محبوب سبحانی

مددگار ضعیفان چارہ فرمائے غریبان ہو
لقب ہے آپکا ہر اک نیا محبوب سبحانی

مراتب آپکے اعلیٰ مدارج آپکے برتر
نہ ہون کیونکر کہ ہے نام آپکا محبوب سبحانی

مریدی لاتخف کو سُنلیا جب سے ظہیری نے
نہین ڈر حشر کا کچھ بھی رہا محبوب سبحانی

حرف النون

نوازش تیری ہو جائے ذرا محبوب سبحانی
تو سب بر آئے دل کا مدعا محبوب سبحانی

نہایت اندنون افسردہ خاطر اور پریشان ہون
خدارا غنچہ مطلب کھلا محبوب سبحانی

نہین ہے کوئی حضرت کے سوا فریاد رس میرا
کرون کس سے مین عرض مدعا محبوب سبحانی

نکالو مجھکو جلدی بحر غم مین ڈوبا جاتا ہون
مرالو ہاتھ ورنہ مین چلا محبوب سبحانی

نصیر کل ہے تو کیسے نہ مین تجھسے مدد چاہون
کہ تو کرتا ہے ہر حاجت روا محبوب سبحانی

نسیم لطف سے اپنے کھلادو غنچہ خاطر
مرا اے سرو باغ مرتضیٰ محبوب سبحانی

نہ مجھسا مانگنے والا نہ تمسا دینے والا ہے
جہان مین آج کوئی دوسرا محبوب سبحانی

نبی کا لخت دل ہے اور علی کا راحت جان ہے
ہے پیارا حضرت حسنینؑ کا محبوب سبحانی

نہال گلستان بخشش وجود و کرامت ہے
ہے سرو بوستان اشہدا محبوب سبحانی

نظام ہر دو عالم ہے تمہاری ذات والا سے
تمہین ہو بادشاہ دوسرا محبوب سبحانی

نصیب ایسا ظہیری کا کہان بغداد جو پہونچے

پہ آسکتا ہے گر تو تم بُلا محبوب سبحانی

حرف الواو

ولاؤ حب کا پیالہ پلا محبوب سبحانی
نہ چاہون اور گو تیرے سوا محبوب سبحانی

وسیلہ سے تمھارے دولت دارین ملجائے
یہ ہو اس مدح گوئی کا صلا محبوب سبحانی

ولایت اور کرامت مین نہین ہمسر کوئی تیرا
تو ہی کل خلق کا ہے پیشوا محبوب سبحانی

وفور رنج و فکر و غم ہے میری جان مضطر پر
بچا لیجیے مجھے بہر خدا محبوب سبحانی

وظیفہ ہر گھڑی رہتا ہے مجھکو نام کا تیرے
نہین اسکے سوا کچھ جانتا محبوب سبحانی

وحوش و طیر تک بھی آپ ہی کے زیر فرمان ہین
ترے محکوم ہین ابر و ہوا محبوب سبحانی

وقایع رنج و غم کے کیا کرون مین عرض حضرت سے
مین اب ہون قابل لطف و عطا محبوب سبحانی

وہی مطلب ظہیری کا ملے جسکو کہ دل چاہے
برائے انبیاؤ اولیا محبوب سبحانی

حرف الہاء

ہدایت کے گئے تو رستہ پر چلا محبوب سبحانی
بھٹکتا ہے بہت ہی دل مرا محبوب سبحانی

ہمیشہ تو نے روزے رکھے ہین ایام طفلی مین
نہ دن کو شیر مادر ہے پیا محبوب سبحانی

ہے یہ ادنی کرم تو نے نکالی ناؤ دریا سے
جو آیا جوش مین بحر عطا محبوب سبحانی

ہدایت سے تری گمراہ راہِ راست پر آئے
کیا فاسق کو قطب الاولیا محبوب سبحانی

ہجوم لشکر اندوہ و غم ہے جان مضطر پر
خبر لیجیے خدارا جلد یا محبوب سبحانی

ہزارون کی مدد حضرت نے کی ہے وقت مشکل کے
مری بھی اب تو سن لیجیے ذرا محبوب سبحانی

ہمین کچھ بھی نہین ڈر زشتی اعمال کا اپنے
کر تو بخشائیگا روز جزا محبوب سبحانی

ہوا جو آپ سے نصرت طلب کر دی مدد اُسکی — مدد کر دے مری بھی ناصرا محبوب سبحانی
ہر آفت سے بچا لینا مجھے بھی دین و دنیا کی — رہون با عیش و عشرت دائما محبوب سبحانی
ہو تم میرے معین جب پھر مجھے کس بات کا ڈر ہے — فلک کی لاکھ ہو مجھپر جفا محبوب سبحانی

ہرا کیجیے ظہیری کے تو اب نخل تمنا کو
کہ ہے انزوزون بے برگ و نوا محبوب سبحانی

حرف الیاء

یہی ہے اب تو دل کا مدعا محبوب سبحانی — رہون مین آپکا مدحت سرا محبوب سبحانی
یقین ہے مجھکو آسان مشکلین ہو جائنگی میری — پکارونگا تمھین رو کر جو یا محبوب سبحانی
ینابیع کرم جاری ہین تیرے آستانہ سے — ہے تو وہ صاحب جود و سخا محبوب سبحانی
یواقیت و جواہر سنگ در سے قدر مین کم ہین — ہے کمتر ذرہ سے مہر سما محبوب سبحانی
یہی ہے آرزو میری کہ حضرت کی توجہ سے — رہون ہر وقت خوش خرم مین یا محبوب سبحانی
یلان دہر کا ہے خوف سے تیرے جگر پانی — عجب ہے واہ تیرا دبدبا محبوب سبحانی
یم لطف و کرم سے تیرے ہے سیراب کل عالم — عجب فیاض ہے تو واہ وا محبوب سبحانی
یہودی تیرے قائل مانتے ہین تجھکو نصرانی — تو کل عالم کا ہے فرمان روا محبوب سبحانی
یگانہ دُرِ دریاے کرامت کا تو ہے بیشک — تو ہے سرچشمۂ حلم و حیا محبوب سبحانی
یداللّٰہی مذاقی فضل غوثی جب ظہیری ہے — اُسے کس بات کا پھر ڈر رہا محبوب سبحانی
یتیمون کا ہے تو والی غریبون کا ہے تو وارث — ہے محتاجون کا تو حاجت روا محبوب سبحانی

یہی ہے التجا اب تو ظہیری کی کہ ہر حاجت
پئے مشکلکشا کیجیے روا محبوب سبحانی

دیوان دیگر

ردیف الالف

غزل در صنعت طالب و مطلوب

ا	اگر لطف و کرم ہو آپکا محبوب سبحانی	نہ پھٹکے پاس پھر کوئی بلا محبوب سبحانی	ب
ب	بلالے اب خدارا ہند سے بغداد مین مجھکو	ہے دل مشتاق مدت سے ترا محبوب سبحانی	ت
ت	تجھے حاصل یہ قدرت ہے کہ کردے مرد عورت کو	لکھیگا کیا کوئی تیری ثنا محبوب سبحانی	ث
ث	ثبات و استقامت ہو ولا پر ذکر سے تیرے	رہے آئینہ دل کی جلا محبوب سبحانی	ج
ج	جناب مرتضیٰ شیر خدا کے فیض باطن سے	ہوا تو صاحب حلم و حیا محبوب سبحانی	ح
ح	حساب روز محشر سے نہین ہے خوف کچھ مجھکو	کہ تو بخشائیگا پیش خدا محبوب سبحانی	خ
خ	خبر لیجیے مری ہون زار و مضطر درد فرقت سے	عنایت مجھکو ہو اسکی دوا محبوب سبحانی	د
د	دوبارہ دین احمد کردیا زندہ کرامت سے	مری بھی دستگیری ہو ذرا محبوب سبحانی	ذ
ذ	ذریعہ اپنی بخشش کا ہے تیری منقبت گوئی	صلا کیا خلد کا ہے راستا محبوب سبحانی	ر
ر	رقم کچھ بھی کرون گر وصف تیری رعب و شوکت کا	تو پڑجائے جہان مین زلزلا محبوب سبحانی	ز
ز	زہے شان عطا جو کچھ کسی نے آپ سے مانگا	طلب سے دیدیا اُسکے سوا محبوب سبحانی	س
س	سب امراض و عوارض جس سے بالکل دور ہوتے ہین	وہ خاک در مین ہے تیری شفا محبوب سبحانی	ش
ش	شفاعت کرکے میری حشر کے دن بخشوا لینا	ملے یہ مدح گوئی کا صلا محبوب سبحانی	ص
ص	صفائی رخ سے تیرے ہین خجل مہر و مہ و انجم	عجب نام خدا ہے پر ضیا محبوب سبحانی	ض
ض	ضعیف و ناتوان ہون کیمیائے لطف سے اپنے	مس دلکو مرے کردے طلا محبوب سبحانی	ط

ط طلب مین ہے تیرے روضہ مین ہون شوق باطن سے
اگرچہ دور ہون مین ظاہرا محبوب سبحانی ظ

ظ ظہیر بیکسان حاجت روائی مستمندان ہے
تو ہے اہل عنایت ذی عطا محبوب سبحانی ع

ع عنایت سے گدائی اپنے در کی دیجیے مجھکو
کرون کیا لیکے مین مال و غنا محبوب سبحانی غ

غ غم و رنج و الم کی قید سے آزاد رہتے ہین
دل و جان سے جو ہین تجھپر فدا محبوب سبحانی ف

ف فزون لکھنے سے ہے جاہ و جلال و مرتبہ تیرا
کہ تجھسے ڈرگیا پیک قضا محبوب سبحانی ق

ق قبول درگہہ رب العلا ہر بات ہے تیری
جو چاہا تو نے وہ حق نے کیا محبوب سبحانی ک

ک کبھی خالی نہ آیا لفقد مطلب ملگیا اُسکو
در دولت سرا پر جو گیا محبوب سبحانی گ

گ گیا غم آئی فرحت گر کسی مغموم خاطر نے
تمھارا نام نامی لے لیا محبوب سبحانی ل

ل لکھون کب تک مرادین میرے دلکی ابتو بر آئین
ہے تمپر حال سب ظاہر مرا محبوب سبحانی م

م مین ہردم مست و بیخود ہون ہون سرمستی مین تیرا
نہ اُترے عشق کا تیرے نشا محبوب سبحانی ن

ن نکالو میری کشتی بحر غم سے تم کو دیتا ہون
علی مرتضیٰ کا واسطا محبوب سبحانی و

و وہ ذات پاک ہے تیری کہ ذات حق مین ہے فانی
بنا دل کو مرے راہ ہدا محبوب سبحانی ہ

ہ ہمیشہ ہو کرم مجھپر مذاق پاک کا صدقہ
ترا ظل حمایت ہو وے یا محبوب سبحانی ی

ی یہی ہے آرزو ابتو ظہیری پر کرم ہو وے
ترا ہے بندۂ بیدام یا محبوب سبحانی ی

تری تعریف ہو کس سے ادا محبوب سبحانی
تو ہے سردار جملہ اولیا محبوب سبحانی ا

خبر لیجیے مری ہون ہند مین تنگ جینے سے
در دولت سرا پر لو بلا محبوب سبحانی ب

بنایا ہے ولی اک شخص بدافعال کو تو نے
لکھیگا وصف کیا کوئی ترا محبوب سبحانی ت

خیال مدحت حضرت مجھے ہو یہ مری طاقت
بھلا مین اور لکھون تیری ثنا محبوب سبحانی ث

کسی نے لے لیا تھا نام نامی بے وضو تیرا
وہ قہر حق سے فوراً جلگیا محبوب سبحانی ج

رہون مین مست و بیخود آپہی کی یاد مین ہردم
شراب عشق سے اپنے چھکا محبوب سبحانی چ

توہی فیاض ہے اور منبع جود و کرم تو ہے ۔ توہی ہے معدن حلم و حیا محبوب سبحانی ح
علی مرتضیٰ شیر خدا کا تو پیارا ہے ۔ تو ہے محبوب محبوب خدا محبوب سبحانی خ
ترے در پر یون آیا زار و مضطر اتو مجھکو بھی ۔ عنایت درد دل کی ہو دوا محبوب سبحانی د
نہ غرق بحر ناپیدا کنار فکر ہو جاؤن ۔ تو میرا ہاتھ لے لینا ذرا محبوب سبحانی ذ
بیان کیا ترے توصیف و ثنا ہون بارہا تونے ۔ ہے روزہ عہد طفلی مین رکھا محبوب سبحانی ر
یہ میری آرزو ہے وقت مردن تک کہے لب پر ۔ تری مدح و ثنا کا زمزما محبوب سبحانی ز
تجھے نالان رہزنون کے ظلم سے اک قافلے والے ۔ اُنھین نعلین سے دیدی سزا محبوب سبحانی س
ہے کیا ڈر گرمی خورشید محشر سے اُسے جو ہے ۔ رخ انور کا ترے شیفتا محبوب سبحانی ش
ہے حیران آئینہ بھی آگے اسکے مدح سے تیری ۔ ہوئی ہے دل کو وہ حاصل صفا محبوب سبحانی ص
تعالیٰ اللہ کیا رتبہ ہے ذرون سے ترے در کے ۔ خجل انجم بھی ہین ہے وہ ضیا محبوب سبحانی ض
تمھاری خاک در سے اُسکو نسبت کون دیتا ہے ۔ کہان وہ اور کہان سیم و طلا محبوب سبحانی ط
انھین للہ کچھ دیجیے سزا جو مجھسے رکھتے ہین ۔ عداوت دل مین الفت ظاہرا محبوب سبحانی ظ
نکالی آپنے برسون کی ڈوبی ناؤ دریا سے ۔ جو آیا جوش پر بحر عطا محبوب سبحانی ع
کبھی تشریف تم لے آؤ گر اس خانۂ دل مین ۔ بنی عشرت محل یہ غمکدا محبوب سبحانی غ
نہین کچھ شک کہ ہے اُنکو بقاے دائمی حاصل ۔ جو ہین ذات مبارک مین فنا محبوب سبحانی ف
بھلا مجھسے بیان کیا ہو تمھارے رعب و صولت کا ۔ کہ تمسے ڈر گیا پیک قضا محبوب سبحانی ق
ملک سرمہ بنا کر اُسکو لیجاتے ہین کیا لکھون ۔ شرف خاک رہ بغداد کا محبوب سبحانی ک
سبھی اقطاب اور اوتاد تیرے زیر فرمان ہین ۔ تو ہے سردار ہر شاہ و گدا محبوب سبحانی گ
پڑی کیسی ہی گو مشکل مگر دم مین ہوئی آسان ۔ ترا اسم مبارک جب لیا محبوب سبحانی ل
خبر لیجیے مری ہون تنگ آیا جور گردون سے ۔ یہ ہر دم ظلم کرتا ہے نیا محبوب سبحانی ن
تمھارے اک اشارہ مین مرے سب کام بنجائین ۔ تمھارے نام سے عقدے ہون وا محبوب سبحانی و

طفیل شاہ ولدار علی مرشد کامل
رولایا چرخ نے مجھکو ہنسا محبوب سبحانی

تمنا ہے ظہیری کی کہ وقت نزع ہو اُسکے
رہے وردِ زبان یا غوث یا محبوب سبحانی

ردیف یا

نہ ہون فرقت سے پھر بیتاب یا محبوب سبحانی
جو دیکھون روے عالمتاب یا محبوب سبحانی

یہ ہے ادنیٰ کرم آب وضو سے کر دیا تو نے
درخت خشک کو شاداب یا محبوب سبحانی

خبر لیجیے خدا را دردِ ہجران سے تڑپتا ہون
مین مثل ماہی بے آب یا محبوب سبحانی

مددگار ضعیفان چارہ ساز دردمندان ہے
لکھون کیا تیرے مین القاب یا محبوب سبحانی

رقم کرنا تری توصیف و مدحت کا جو مشکل ہے
کہ مضمون بھی ہین کمیاب یا محبوب سبحانی

جگر ہوتا ہے شق ہر اک کا خوف رعب سے تیرے
ہو رستم یا کہ ہو سہراب یا محبوب سبحانی

لکھون کیا بیقراریِ شب فرقت کہ حیران ہے
تڑپنے سے مرے سیماب یا محبوب سبحانی

جو تو چاہے تو اک ادنیٰ اشارہ مین ابھی کر دے
میرا سب قصۂ غم خواب یا محبوب سبحانی

جو بحر فکر ہو کوئی تو جلدی پار ہو جاؤن
وہ ہو جائے مجھے پایاب یا محبوب سبحانی

ہے وہ ابر کرم بحر عنایت آپکا جس سے
زمانہ سارا ہے سیراب یا محبوب سبحانی

گروہ اولیا مین سب سے تو اعلیٰ و افضل ہے
ثنا کی تیری کس کو تاب یا محبوب سبحانی

ترے روضہ مین جو داخل ہوا اُسکے لیے بیشک
جنان کا ہو گیا وا باب یا محبوب سبحانی

مین ہون مشتاق مدت سے مجھے دیدار اقدس کی
پلا دیجیے شراب ناب یا محبوب سبحانی

کرامت مانتا ہے دل سے ہر پیر و جوان تیری
ترے قائل ہین شیخ و شاب یا محبوب سبحانی

غم و فکر و الم ہون دور اور ہر دم مہیا ہون
خوشی و عیش کے اسباب یا محبوب سبحانی

مرادین ہون جو کچھ دل کی مرے وہ جلد بر آئین
پئے آلؑ و پئے اصحابؓ یا محبوب سبحانی

توشاہ اولیا ہے تابع ومحکوم ہین تیرے
سبھی اوتاد اور اقطاب یامحبوب سبحانی
مذاق رہنما کے واسطے مجھپر کھلین سارے
خوشی وعیش کے اسباب یامحبوب سبحانی
علیہ الرحمہ

تمنا ہے ظہیری کی رہین شادان سدا خرم
اعزا میرے اور احباب یامحبوب سبحانی

خدا کا ہے وہی مطلوب یامحبوب سبحانی
کہ جو ہے آپکا محبوب یامحبوب سبحانی
رہ الطاف سے بخشین خطائین اُسکی جو کوئی
گناہون سے ہوا مجحوب یامحبوب سبحانی
ق
گئے دریا پہ جب ایک پیرزن نے تب کہا روکر
گئی ہے ناؤ میری ڈوب یامحبوب سبحانی
عنایت اُسپہ فرمائی نکالی سب برات اُسکی
ترے قربان مدد کی خوب یامحبوب سبحانی
جھکے نیکی کا پلہ حشر کے دن میرا میزان مین
جو تیری مدح ہو محسوب یامحبوب سبحانی
رہے محفوظ ہر دم رنج وبیم ویاس وحرمان سے
جو ہو تیری طرف منسوب یامحبوب سبحانی
مذاق رہنما کے واسطے ہر دم رہون غالب
ہو نفس بدمرا مغلوب یامحبوب سبحانی

بُرائی سے بری ہووے ظہیری لطف سے تیرے
بھلائی اُسکو ہو مرغوب یامحبوب سبحانی

وہ ہو جو منہ سے نکلے بات یامحبوب سبحانی
بر آئے قاضی الحاجات یامحبوب سبحانی
کرم سے تیرے ہر مشکل میری آسان ہوتی ہے
پڑھا کرتا ہون مین دنرات یامحبوب سبحانی
وہ سب تیرے حوالے ہین بُرائی کے لیے میری
لگائے رہتے ہین جو گھات یامحبوب سبحانی
قیامت مین ذرا بھی پل پہ لغزش ہو اگر مجھکو
تو لے لینا میرا تم ہات یامحبوب سبحانی
نہین مین چاہتا سیم وطلا ہان خاک در دیجیے
یہ ہے اکسیر وہ اک دہات یامحبوب سبحانی
حسب ہے آپ کا اچھا نسب ہے آپکا اچھا
کہ تم ہو سید السادات یامحبوب سبحانی
فنا کر آپ مین مجھکو بقائے دائمی دیکر
نفی مین ہو مجھے اثبات یامحبوب سبحانی
قرین عیش وشادی وخوشی وخرمی ہوکر
رہون مین دور از آفات یامحبوب سبحانی

بُرا جنکو کہین سب جس سے مطعون خلائق ہون — نہ آئین مجھ مین وہ عادات یا محبوب سبحانی
رہین محفوظ سارے اقربا تیری عنایت سے — نہ آئے اُنپہ کچھ آفات یا محبوب سبحانی
ترا فضل و کرم ہے روز محشر ورنہ یان کیا ہے — عبادات اور نہ کچھ طاعات یا محبوب سبحانی
غضب ہے آپکا کھلاؤن اور افکار دنیا سے — رہون رنجور مین ہیہات یا محبوب سبحانی
کیا دین نبی زندہ بتادی راہ حق سب کو — بہت ہین تیرے احسانات یا محبوب سبحانی
تصدق شاہ دلدار علیؓ کے ہو کرم مجھپر — روا ہو وے حق میری حاجات یا محبوب سبحانی

وسیلہ اپنی بخشش کا ظہیری جانتا یہ ہے
لکھے جو چند یہ ابیات یا محبوب سبحانی

ترے قائل ہین ذی تثلیث یا محبوب سبحانی — کرہی کفار کی تدبیث یا محبوب سبحانی
دکھا دو روے انور درد فرقت سے تڑپتا ہے — مرا دل صورت حجریث یا محبوب سبحانی
تمھارے جد امجد سے کمالات علی تم کو — ملے ہین ازرہ توریث یا محبوب سبحانی
تمنا ہے یہ میری مجھکو میرے قلب تیرہ مین — طو تم حب کردن تعبیث یا محبوب سبحانی

خدارا دے ظہیری کو بھی اپنے خوان نعمت سے
نہ کرنا اُسکی تو تعریث یا محبوب سبحانی

خدائی مین ہے تیرا راج یا محبوب سبحانی — ہے سرداری کا سر پر تاج یا محبوب سبحانی
در دولت سرا پر تیرے رہتی ہین ملایک کی — سلامی کے لیے افواج یا محبوب سبحانی
بڑھائی رونق اسلام تمنے کر دیا تم نے — دیارِ کفر سب تاراج یا محبوب سبحانی
یہ ادنیٰ مرتبہ ہے سنگریزون کا ترے در کے — بہت بیقدر ہے پکھراج یا محبوب سبحانی
عروج جاہ میرا میری ہمجنسون مین ہو دونا — طفیل صاحب معراج یا محبوب سبحانی
رہے وہ سرخرو واللہ فردا ے قیامت مین — جو تیری مدح کر لے آج یا محبوب سبحانی
درِ مطلوب خود آ آپڑین بن مانگے دامن مین — جو ہو بحر کرم مواج یا محبوب سبحانی

کرم فرمایئے للہ مین زار و پریشان ہون
ہے تیر غم کا دل آماج یا محبوب سبحانی
تلاطم مین ہین عصیان کے تہ و بالا نہ ہو جاون
بڑھی ہین فکر کی امواج یا محبوب سبحانی
تصدق شاہ دلدار علی کے لطف سے میری
رہے دنیا و دین مین لاج یا محبوب سبحانی
ظہیری پر کرم کی اک نگاہ لطف ہو جائے
وہ ہے ادنی ترا محتاج یا محبوب سبحانی

جہان پر نور ہین ارواح یا محبوب سبحانی
تو ہے اُس بزم کا مصباح یا محبوب سبحانی
مین بگڑا گردش چرخ زبون سے بہر حق اب تو
میری فرمایئے اصلاح یا محبوب سبحانی
یہ باب رنج و فکر و غم ہون بالکل بند اور مجھپر
در عشرت کا ہو افتاح یا محبوب سبحانی
نہ ہووے میرا بیڑا پار بحر غم سے پھر کیونکر
جو ہووے آپ سا ملاح یا محبوب سبحانی
علاج اس خستہ کے زخم جگر کا اور ہی کچھ ہے
عبث ہے فکر مین جراح یا محبوب سبحانی
تری نظرون مین سب سیر الی اللہ سیر فی اللہ ہے
نہین تجھسا کوئی سیاح یا محبوب سبحانی
تری چشم کرم ہو جاے کچھ اب تو ذرا مجھپر
مری سن زاری و الحاح یا محبوب سبحانی
عنایت سے ظہیری کو بچا لینا تو آفت سے
کہ ہے وہ آپکا مداح یا محبوب سبحانی

جو مثل شیر ہین اشیاخ یا محبوب سبحانی
وہ آگے تیرے ہین وخواخ یا محبوب سبحانی
ہوا تو صاحب قرآن کے فضل و عنایت سے
کتاب کفر کا نساخ یا محبوب سبحانی
اڑا جب مرغ بریان آپکے فرمان عالی سے
تو حیران رہ گیا طباخ یا محبوب سبحانی
بلندی کو نہ پہونچے طائر طبع رسا جسکی
وہ تیری مدح کا ہے کاخ یا محبوب سبحانی
کرے کیا ہمسری قد مبارک کی ترے طوبی
نہ ایسا قد نہ ایسی شاخ یا محبوب سبحانی
حریر و مخمل و دیبا ہین جسکے آگے شرمندہ
وہ ہے بغداد کی سنخاخ یا محبوب سبحانی
ترا عہد ہمایون ایسا ہی ہے آگے بکری کے
نہ ڈھونڈھے گرگ کیون سوراخ یا محبوب سبحانی

طفیل شاہ دلدار علی نخل تمنا مین
کرم سے اپنے دے ثمر اے شاخ یا محبوب سبحانی

ذرا مضمون سے بھر لیوے ظہیری اپنے دامن کو
ہو تیرا ابر گر نضاخ یا محبوب سبحانی

ہون جور چرخ سے ناشاد یا محبوب سبحانی
ذرا سن لے مری فریاد یا محبوب سبحانی

غریب وخستہ وناچارہ آیا آپ کے در پر
مری فرمایئے امداد یا محبوب سبحانی

عجب نام مبارک ہے کہ ہر مشکل ہوئی آسان
کیا جسوقت تجھکو یاد یا محبوب سبحانی

نہین ہے شک کچھ اسمین ذکر تیرا ہووے جس گھر مین
رہے وہ حشر تک آباد یا محبوب سبحانی

پھنسے ہین جو تری قید محبت مین وہ رہتے ہین
ہمیشہ فکر سے آزاد یا محبوب سبحانی

جو محزون خاطر آیا کوئی فکر و یاس و حرمان سے
گیا در سے ترے دل شاد یا محبوب سبحانی

وہ شاہ اولیا تو ہی ہے شاہنشاہ قطبون کا
ترے محکوم ہین اوتاد یا محبوب سبحانی

مری کر دستگیری جلد بہر حق نہ ہو جاؤن
مین جور چرخ سے برباد یا محبوب سبحانی

یہ ممکن کیا کسی سے ہے کرے کوئی رقم کچھ بھی
ہین تیر[ے] وصف بے تعداد یا محبوب سبحانی

بنا کر سرمہ آنکھون مین لگاؤن مین اگر مجھکو
ملے خاک [در] بغداد یا محبوب سبحانی

مین تالان ظلم پیر چرخ سے آیا ترے در پر
خدارا دیجیے میری داد یا محبوب سبحانی

بذاق رہنما کا واسطہ ہر دم رہون ایمن
ز شر و فتنۂ حساد یا محبوب سبحانی

اغثنا غوث الاعظم ذکر ہے ہر دم ظہیری کا
نہین اب اور کچھ اوراد یا محبوب سبحانی

دل غمگین کو ہووے عید یا محبوب سبحانی
میسر ہو جو تیری دید یا محبوب سبحانی

نہین ممکن نہ ہو وہ کام جلد آسان کہ ہو جسکی
تمہارے ذکر سے تمہید یا محبوب سبحانی

ترا سب اولیا کی گردنون پر ہے قدم اس سے
ہوئی ثابت تری تمجید یا محبوب سبحانی

یہ ذرے خاک در کے ہین چمکتے آسمانون پر
عطارد مشتری ناہید یا محبوب سبحانی

ستون دین برحق ضعف سے ہے مضمحل انکی	ہوئی ہے آپ سے تشئید یا محبوب سبحانی
گنہ بخشے گئے جنت ملی جاگیر میں اسکو	کری جسنے ترے تقلید یا محبوب سبحانی
برائے شاہ دلدار علیؒ حل ہو مری مشکل	مصائب کی کرو تبعید یا محبوب سبحانی

تمنا ہے یہی ابتو ظہیری کی طرف اپنی
خدارا کیجئے تمدید یا محبوب سبحانی

مدد کر کب سے ہوں شحاذ یا محبوب سبحانی	ہوا اعدا کا استحواذ یا محبوب سبحانی
پھنسا ہوں قید غم میں میں چھڑاؤ قید حرمان سے	خدارا ہو مرا انقاذ یا محبوب سبحانی
ترے ذکر مبارک سے دل غمدیدہ کو میرے	عجب ہوتا ہے استلذاذ یا محبوب سبحانی
دبستان حقیقت میں ہر اک اعلیٰ وادنیٰ کا	تو ہی والد ہے استاذ یا محبوب سبحانی
ترا افضل وکرم اُسپر زیادہ حد سے ہوتا ہے	کرے جو یاد تجھکو شاذ یا محبوب سبحانی
بفضل غوث و دلدار علیؒ مرشد برحق	مرے کاموں کا ہوا انفاذ یا محبوب سبحانی

کرم ہووے ظہیری پر رہے وہ خوف سے ایمن
ز فکر حاسد و ملاذ یا محبوب سبحانی

شجرہ قادریہ

خدا کا آپ پر ہے پیار یا محبوب سبحانی	نبیؐ کے آپ ہیں دلدار یا محبوب سبحانی
تو وہ شیر الٰہی ہے کہ تیرے جد امجد ہیں	جناب حیدر کرار یا محبوب سبحانی
مئی الفت سے اپنی حضرت شاہ شہیدان نے	کیا ہے آپ کو سرشار یا محبوب سبحانی
گروہ اولیا کا حضرت سجادؑ نے تجھکو	کیا ہے قافلہ سالار یا محبوب سبحانی
بنایا حضرت باقرؑ نے اقلیم ولایت کا	تمھیں کو سرور و سردار یا محبوب سبحانی
عنایت جعفر صادقؑ نے کی ہے تجھپہ جو سب سے	بڑی ٹھہری تری سرکار یا محبوب سبحانی

یہ پہونچا فیض تجھکو حضرت کاظمؓ سے جو تونے
مسلمان کر دئیے کفار یا محبوب سبحانی

رضا جو حضرت موسیٰ رضاؓ کا نور تھا ہر دم
بہت تھا اُنکا تجھپر پیار یا محبوب سبحانی

بنا از خواجہ معروفؓ نے رمز خفی تجھکو
بنایا محرم اسرار یا محبوب سبحانی

معاون تھے سری سقطیؓ ترے جو کر دیا تونے
مکان کفر سب مسمار یا محبوب سبحانی

جنیدؓ ذی شرف نے آپ ہی کو ملک عرفان کا
کیا ہے مالک و مختار یا محبوب سبحانی

تو ہے خاص و اخص اُنکا ہین تجھپر مہربان ہر دم
جناب شبلیؓ دیندار یا محبوب سبحانی

ہین عبد الواحدؓ والا گہر ترے بزرگون مین
تو ہے اُنکا دل و دلدار یا محبوب سبحانی

جناب بو الفرحؓ کا نور چشم و فرحت دل ہے
کرون کیا تیری شان اظہار یا محبوب سبحانی

گُل باغ جناب بو الحسنؓ ہین آپ خود جنکا
ہے سر سبز آپ سے گلزار یا محبوب سبحانی

سعیدؓ پیشواے جن و انسان کی توجہ سے
ترا سینہ ہے پر انوار یا محبوب سبحانی

صفات ذات والا ہو نہین سکتین بیان مجھسے
عجب ہے کچھ تری سرکار یا محبوب سبحانی

جناب عبدرزاقؓ آپ ہی کے فیض باطن سے
ہوئے ہین قدوۃ الابرار یا محبوب سبحانی

جناب شاہ بوصالحؓ کو تونے بحر عرفان کا
بنایا گوہر شہوار یا محبوب سبحانی

شہ بو نصرؓ ہر دم رہتے تھے نصرت طلب تمسے
مُمد اُنکے تھے تم ہر بار یا محبوب سبحانی

عنایت حضرت سید علیؓ پر بھی تری بیجہ
جو ٹھہرے خاصۂ غفار یا محبوب سبحانی

دُر دریاے عرفان حضرت موسیٰؓ بھی تھے ہر دم
تمھارے طالب دیدار یا محبوب سبحانی

شہ سید حسنؓ کو ملک عرفان و طریقت کا
بنایا آپ نے سردار یا محبوب سبحانی

ہوئے ہین احمد جیلیؓ بھی اہل اللہ اس در سے
عجب ہے آپ کا دربار یا محبوب سبحانی

بہاؤ الدینؓ دُر بے بہاے بحر عرفان تھے
در دولت کے خدمتگار یا محبوب سبحانی

براہیمؓ آفتاب چرخ فقر و خاصہ باری
ترا بھرتے تھے دم ہر بار یا محبوب سبحانی

گدائی سے تری درگاہ کے شاہ بھکاریؓ بھی
ہوے کونین کے سردار یا محبوب سبحانی

ہوئے سیراب جس سے حضرت قاضی جیا وہ ہے — ترا ابر کرم دُربار یا محبوب سبحانی

جمال اولیا سو جان سے تھے تجھپر فدا اُنسے — تری شان ہوتی تھی اظہار یا محبوب سبحانی

شباہت آپکی تھی بے شبہ سید محمدؒ مین — دلا مین تیری تھے سرشار یا محبوب سبحانی

تھے مقبول خدا حاصل تھا حضرت سید احمدؒ کو — حضوری مین تمھارے بار یا محبوب سبحانی

ترا فضل و کرم بیحد تھا فضل اللہؒ پر جو تھے — حبیب احمدؐ مختار یا محبوب سبحانی

جناب برکت اللہؒ بھی ترے ہی فیض باطن سے — ہین اہل جود و فیض آثار یا محبوب سبحانی

بڑا ہے مرتبہ آل محمدؐ کا کہ تم اُن کے — ہو ہر دم مونس و غمخوار یا محبوب سبحانی

جناب سید حمزہؒ کو بھی اسرار مخفی کا — بنایا تمنے واقف کار یا محبوب سبحانی

جناب آل احمدؒ قطب دوران تھے دل و جان سے — فدائے روے پر انوار یا محبوب سبحانی

تمھارا فضل فضل غوثؒ پر تھا ہر گھڑی ہر پل — کیا تھا محرم اسرار یا محبوب سبحانی

تھا دلدار علی مین بے شبہ شکل و شمایل مین — تمھاری شان کا اظہار یا محبوب سبحانی

ظہیر بینوا پر بھی کرم ہو جائے گر تیرا — ہو بحر غم سے بیڑا پار یا محبوب سبحانی

تری بیکس نوازی سُنکے آیا ہے ترے در پر — یہ بندہ بیکس و ناچار یا محبوب سبحانی

کرم اللہ ابتو کیجیے مداح پر اپنے — رہے کب تک بحال زار یا محبوب سبحانی

بہت ہی تنگ ہون جور فلک سے روز دیتا ہے — یہ سو سو طرح کے آزار یا محبوب سبحانی

مین اپنی بہتری تجھسے نہ چاہون کیون تو کرتا ہے — گنہگارون کو نیکوکار یا محبوب سبحانی

تجھے یہ بات کیا مشکل ہے کر دے اپنی ٹھوکر سے — نصیب خفتہ کو بیدار یا محبوب سبحانی

دبا جاتا ہون مین دیکھو کرو میری مدد آکر — الم کا ہے زیادہ بار یا محبوب سبحانی

مرا یہ کیا بڑا سا کام ہے ابتو دلا دیجیے — مجھے جو چیز ہے درکار یا محبوب سبحانی

نکالو ابتو اُسکو میرے دل مین کتنے عرصہ سے — الم کا چُبھ رہا ہے خار یا محبوب سبحانی

غریب و بیکس و مسکین پرور تم ہو کیا ڈر ہے — جو ہون مین مفلس و نادار یا محبوب سبحانی

کہان تک طول عرض حال ہو کوئی کہے اُسکو
مصائب ہون اگر دو چار یا محبوب سبحانی

غرض یہ ہے ظہیری کی ہر اک امید بر آئے
جو ہون مقبول یہ اشعار یا محبوب سبحانی

تمھارے کیا لکھون اعزاز یا محبوب سبحانی
خدا کے آپ ہین ہمراز یا محبوب سبحانی

در دولت سرا پر تیری ہے جسکی جھکی گردن
جہان مین ہے وہ سر افراز یا محبوب سبحانی

جو ہم بیخوف بیٹھے ہین حساب روز محشر سے
شفاعت پر ہے تیری ناز یا محبوب سبحانی

ہوا کرتا ہے تیری مدح گویون کے لیے بیشک
در جنت لحد مین باز یا محبوب سبحانی

چلا جو راہ پر تیری تجھے جسنے کہ پہچانا
ہوا وہ خلق مین ممتاز یا محبوب سبحانی

یہ صولت ہے کہ ہو شیر زیان بیجان اگر سُن لے
سگ در کی ترے آواز یا محبوب سبحانی

انیس دردمندان مونس بیچارگان تو ہے
ضعیفون کا ہے تو دمساز یا محبوب سبحانی

عنایت سے ضعیفون کی مدد پر تو جو آجائے
ڈرے کنجشک سے شہباز یا محبوب سبحانی

ترے فضل و کرم سے خاتمہ ہووے بخیر اُسکا
کرون جو کام مین آغاز یا محبوب سبحانی

کرم سے اب ظہیری کے بدن کو بھی نہ چھو جائے
ہوائے حرص و بغض و آز یا محبوب سبحانی

ہے محشر مین تمھاری آس یا محبوب سبحانی
نہین کچھ اور اپنے پاس یا محبوب سبحانی

مجھے رکھ محو و بیخود بس تو اپنی یاد مین ہر دم
مٹا وے دل کے سب وسواس یا محبوب سبحانی

سنگھا دینے سے جسکے مردۂ صد سالہ جی اُٹھے
وہ تیرے روضہ کی ہے گھاس یا محبوب سبحانی

چمک پائی ہے ایسی سنگریزون نے ترے در کے
کہ ہین خجلت دہ الماس یا محبوب سبحانی

مہ چرخ کرم مہر منیر معرفت تو ہے
ہدایت کا ہے تو نبراس یا محبوب سبحانی

نہین لکھ سکتے ہین تیری ثنا ہون گر ملک منشی
فلک ساتون بنین قرطاس یا محبوب سبحانی

مرے درد و غم و رنج و الم بالکل مٹا دیجیے
برائے حضرت عباسؓ یا محبوب سبحانی

کرم سے تیرے خوش خرم رہون مین دین و دنیا مین ۔۔۔ نہ ہو مجھکو غم افلاس یا محبوب سبحانی

تمنا ہے ظہیری کی بسر ہون یادمین تیری
یہ باقی ہین جو چند انفاس یا محبوب سبحانی

نہ تیرے در سے ہون مایوس یا محبوب سبحانی ۔۔۔ ملے مجھکو ترا پابوس یا محبوب سبحانی
وہ محبوب خلائق ہوگیا اور خاصۂ داور ۔۔۔ ہوا جس سے کہ تو مانوس یا محبوب سبحانی
فرشتے سر پہ رکھکر شوق سے لیجاتے ہین اُسکو ۔۔۔ جو پاتے ہین ترا ملبوس یا محبوب سبحانی
ترے شیدا ترے در کی گدائی کے مقابل مین ۔۔۔ نہ لیوین تخت کیکاؤس یا محبوب سبحانی
لکھون کیا وصف تیرے سامنے تیری سخاوت کے ۔۔۔ ہے حاتم بھی بہت کنجوس یا محبوب سبحانی
حکومت خلق مین تیری ہے تیرے زیر فرمان ہین ۔۔۔ عراق و مصر و روم و روس یا محبوب سبحانی
نہ تیرے نام پر گھر بار جو اپنا لُٹاتا ہے ۔۔۔ بہت ہے شوم وہ منحوس یا محبوب سبحانی
مریض عشق کو تیرے شفا تب بھی نہین ممکن ۔۔۔ معالج ہو جو جالینوس یا محبوب سبحانی
اذان کے شور تھے ہر سمت اور معدوم تھا بالکل ۔۔۔ تمھارے عہد مین ناقوس یا محبوب سبحانی
رہائی کیجیے میری مذاق پاک کا صدقہ ۔۔۔ ہون قید فکر مین محبوس یا محبوب سبحانی

مدد فرمائیے اب تو ظہیری کی کہ ہے وہ بھی
تمھارا خادم قدموس یا محبوب سبحانی

کبھی آئے نہ جس سے ہوش یا محبوب سبحانی ۔۔۔ پلا وہ بادۂ پرجوش یا محبوب سبحانی
یہی جی چاہتا ہے اپنا تیری مدح گوئی سے ۔۔۔ کسی دم ہون نہ مین خاموش یا محبوب سبحانی
ملایک سر پہ رکھتے ہین اُسے سو سو تفاخر سے ۔۔۔ ہے ذی رتبہ تری پاپوش یا محبوب سبحانی
وہ بیشک جائینگے جنت مین تیری مدح سننے کو ۔۔۔ لگائے رہتے ہین جو گوش یا محبوب سبحانی
چھکا دے اپنی صہبائے محبت سے مجھے ایسا ۔۔۔ کہ محشر تک رہون بیہوش یا محبوب سبحانی
بہ فضل غوث و دلدار علی جام محبت سے ۔۔۔ مجھے کر دیجیے مدہوش یا محبوب سبحانی

رہے دل مین ظہیری کے قیامت تک یونہین مولا
محبت کا تمھاری جوش یا محبوب سبحانی

خدا کا تو ہے خاص الخاص یا محبوب سبحانی
نبی سے ہے ترا اخلاص یا محبوب سبحانی

بڑی ہے شان تیری بحر عرفان و طریقت کا
نہین تجھسا کوئی غواص یا محبوب سبحانی

ضعیف و ناتوان دین پیمبر تھا دیے اُسکا
کیا ہے آپ نے اتراص یا محبوب سبحانی

سُنی جب منقبت تیری تو سکان فلک سارے
ہوے آوجد مین رقاص یا محبوب سبحانی

لین اکدن چھین عزرائیل سے روحین کیے زندہ
موے اُسدن تھے جو اشخاص یا محبوب سبحانی

تصدق شاہ دلدار علی کا خوان نعمت سے
کرو میرے لیے احصاص یا محبوب سبحانی

خدا را بند غم سے اب چھوڑا دو تم ظہیری کو
کرو تم اُسکو اپنا خاص یا محبوب سبحانی

روا ہو وین مرے اغراض یا محبوب سبحانی
سنا ہے آپ کو فیاض یا محبوب سبحانی

تو وہ ذی مرتبہ ہے تیرے در کی جبہ سائی سے
ہوے فساق بھی مرتاض یا محبوب سبحانی

یہ دیکھا ہے کہ اُسپر ہوگیا قہر خدا نازل
ہوا جس سے کہ تو ناراض یا محبوب سبحانی

ہمین پھر خوف عصیان کیا ہو جب تیری محبت ہے
گناہون کے لیے مقراض یا محبوب سبحانی

غم دوری سے مرتا ہون ترے عشق و محبت سے
ہوا ہے میرا اب احراض یا محبوب سبحانی

مذاق رہنما کا واسطہ دیدو سب مجھے جنت
ہوا ان شعرون کا یہ اعواض یا محبوب سبحانی

ظہیری تندرست و خرم و شادان رہے ہردم
رہین دور اُس سے سب امراض یا محبوب سبحانی

ہے جور چرخ کی افراط یا محبوب سبحانی
ذرا دیکھو تو یہ اشطاط یا محبوب سبحانی

کیے جائین جدا مداح جب اور اہل محشر سے
تو ہو میرا بھی استنباط یا محبوب سبحانی

تو بن مانگے مرادین دل کی دیتا ہے نہین ممکن
کسکو تو کرے اشحاط یا محبوب سبحانی

تری توصیف و مدحت لکھ نہین سکتا ہو کیسا ہی — کوئی منشی و یا خطاط یا محبوب سبحانی
مرا یہ رشتہ جان جس گھڑی ٹوٹے تو آجانا — برائے احمد خیاط یا محبوب سبحانی
تصدق اپنے مرشد کے مذاق دین و ایمان دے — رہے بندہ ترا محتاط یا محبوب سبحانی

ظہیری گرچہ عاصی ہے کلام اُسکا قبول ہووے
اگرچہ ہے وہ پر اغلاط یا محبوب سبحانی

نہ لب تک آئین وہ الفاظ یا محبوب سبحانی — کسیکا جو کرین احفاظ یا محبوب سبحانی
ترے مستون کو ذکر حور و جنت جو سناتے ہین — وہ خود ناداں ہین وعاظ یا محبوب سبحانی
تمنا ہے کہ صدقہ مین تمہارے خواب غفلت سے — مرا ہو جلد استیقاظ یا محبوب سبحانی
مذاق رہنما کا واسطہ جلدی ہو بندہ کے — نصیب خفتہ کا ایقاظ یا محبوب سبحانی

بہت گردش سے گردون کی ظہیری تنگ ہے اتبو
کرا اپنی راہ مین انکاظ یا محبوب سبحانی

کیا تقدیر نے اشکاع یا محبوب سبحانی — کرون ہون تمسے استیداع یا محبوب سبحانی
ہمین کچھ بھی نہین عصیان کا ڈر میدان محشر مین — کرینگے تمسے استشفاع یا محبوب سبحانی
کیا ہے دین احمد تونے برپا دونون ہاتون سے — ترے پر زور ہین اضباع یا محبوب سبحانی
پئے اعدا ہے تیغ اور دوستون کے دل کی راحت ہے — تمہاری مدح کا مصراع یا محبوب سبحانی
در دولت پہ جا کر ترے واپس جو کہ آتا ہے — سگ دنیا ہے وہ طماع یا محبوب سبحانی
مذاق رہنما کا واسطہ سن التجا میری — مرے سب دور ہون اوجاع یا محبوب سبحانی

لکھین یہ چند بیتین منقبت مین ہین ظہیری نے
ذہین ہے وہ نہ ہے طباع یا محبوب سبحانی

تمہارے عشق کے ہین داغ یا محبوب سبحانی — لگا ہے سینہ مین میرے باغ یا محبوب سبحانی
ہما سے مرتبہ مین ہوجائے بڑھکر گر نکل جائے — در عالی پہ ہوکر زاغ یا محبوب سبحانی

تری آنکھوں مین بالکل نور اُن آنکھوں کا ہے جنہین
لگا تھا سرمۂ مازاغ یا محبوب سبحانی

مری ہر شعر سے پیدا مذاق منقبت ہووے
یہ ہدیہ کرتا ہون ابلاغ یا محبوب سبحانی

ظہیری کی نکالو کشتیِ غم بحر طوفان سے
ترے تابع ہین بحر در داغ یا محبوب سبحانی

ہین بے پایان ترے اوصاف یا محبوب سبحانی
لکھے کب تک بھلا وصاف یا محبوب سبحانی

وہ تو ذی مرتبہ ہے شور ترے رعب و شوکت کا
پڑا ہے قاف سے تا قاف یا محبوب سبحانی

نہین کچھ حاجت اظہار مثل نیّر روشن
تری بخشش عیان ہے صاف یا محبوب سبحانی

تری کیا شان لکھوں گنجینۂ اسرار باری کا
تو ہی واللہ ہے صراف یا محبوب سبحانی

تری مداحی سے فن سخن مین کوئی کیا مارے
مرے آگے گزاف ولاف یا محبوب سبحانی

مجھے بھی وہ خدارا کچھ کرم کا آپکے غل ہے
جہان مین ہر چہار اطراف یا محبوب سبحانی

تصدق شاہ دلدار علی کے حشر تک تیرا
رہوں مین مورد الطاف یا محبوب سبحانی

ظہیری کب تلک مجبور ہووے ظلم گردون سے
ذرا فرمائیے انصاف یا محبوب سبحانی

تو ہے وہ صاحب اخلاق یا محبوب سبحانی
کہ اہل اللہ کیے فساق یا محبوب سبحانی

دکھا دو جلوۂ دیدار اسے ہے ایک مدت سے
دل شیدا مرا مشتاق یا محبوب سبحانی

تو فیاض زمان حاجت روائے جن و انسان ہے
ہے اہل جود و ذی اشفاق یا محبوب سبحانی

ہون حیران مدحت خاک رہ بغداد مین ہر دم
لکھوں اکسیر یا تریاق یا محبوب سبحانی

تو حامی ضعیف و ناتوان ہے پھر نہ ہو کیونکر
مرا دل مرجع آفاق یا محبوب سبحانی

نہین ہے تاب ہجران چہرۂ انور دکھا مجھکو
جدائی اب ہے تیری شاق یا محبوب سبحانی

بجھا دینا دہن باران رحمت سے اگر میرا
کرے خورشید حشر احراق یا محبوب سبحانی

انھین بہر خدا رویت تری حاصل ہو بے پردہ
جو حاضر ہین یہان عشاق یا محبوب سبحانی

تھا گھیرا قافلہ پہونچی تری نعلین جب اُنپر
گریزاں ہو گئے قزاق یا محبوب سبحانی

پھنسا ہوں قید مکر نفس پر تلبیس مین میرا
خدارا کیجیے اعتاق یا محبوب سبحانی

قطعہ

بجاے نامہ اعمال کے دیوان محشر مین
پڑھے جائین جو یہ اوراق یا محبوب سبحانی

جنان مین غوث کے مداح کو لیجائے بس رضوان
بحکم حضرت خلاق یا محبوب سبحانی

قدم بھر بھی چلا جاتا نہین ہے عشق مین تیرے
ہوئی ہے ایسی طاقت طاق یا محبوب سبحانی

تصدق شاہ دلدار علی کے یاد مین تیری
رہے ہر وقت استغراق یا محبوب سبحانی

ظہیری پر در رزق فراوان وا رہے ہردم
براے حضرت رزاق یا محبوب سبحانی

کرو جلدی نہ ہو تعویق یا محبوب سبحانی
نصیب خفتہ کی تاریق یا محبوب سبحانی

ہوا محبوب محبوب الٰہی وہ کری ہب جسنے
کرامت کی تری تصدیق یا محبوب سبحانی

رہوں محفوظ ہردم ہر گھڑی شر سے زمانہ کے
براے حضرت صدیق یا محبوب سبحانی

براے شاہ دلدار علی پاک دے مجھکو
تو اپنی مدح کی توفیق یا محبوب سبحانی

نہ ہو قائل ولایت کا اُسے کہتا ظہیری ہے
کہ ہے مردود اور زندیق یا محبوب سبحانی

تو ہے خاص خداے پاک یا محبوب سبحانی
تو جان صاحب لولاک یا محبوب سبحانی

وہ ہے ذی مرتبہ درگاہ اعلیٰ آپکی جس جا
ادب سے جھکتے ہین افلاک یا محبوب سبحانی

گنہ سب عفو ہون اُسکے کسی پر آپ کے در کی
اگر پڑ جاے اُڑکر خاک یا محبوب سبحانی

ترے ظل کرم مین ہوینگی خورشید محشر سے
تری مداحون کو کیا باک یا محبوب سبحانی

تیرے دیوانے ہین ہوشیار ہر دم جام کوثر پر
لگی رہتی ہے اُنکی تاک یا محبوب سبحانی

تمھارے روضہ کی وہ گھاس ہے بین سامنے جسکے ۔۔۔ گل ولالہ خس وخاشاک یا محبوب سبحانی

نہ پہونچے عقل کل کنہ حقیقت کو ترے ہرگز
ظہیری کا ہے کیا ادراک یا محبوب سبحانی

سنو للہ عرض حال یا محبوب سبحانی ۔۔۔ دگرگون دل کا ہے احوال یا محبوب سبحانی
شفاعت کا بھروسہ ہے وگرنہ میری محشر مین ۔۔۔ نہین کچھ نیکی اعمال یا محبوب سبحانی
در خلد برین پر آپکا مداح جب پہونچا ۔۔۔ کیا رضوان نے استقبال یا محبوب سبحانی
محبت جسکو ہے تیری فدا تجھپر وہ کرتا ہے ۔۔۔ زر وسیم ومتاع ومال یا محبوب سبحانی
مین پھر حاضری مجبور ہون خوبی قسمت سے ۔۔۔ ارادہ ہوتا ہے ہر سال یا محبوب سبحانی
در دولت سرا پر آپکے جسنے جبین رگڑی ۔۔۔ ہوا وہ صاحب اقبال یا محبوب سبحانی
بڑھائی رونق اسلام شہر کفر و باطل کا ۔۔۔ کیا ہے تونے استیصال یا محبوب سبحانی
ہے بخشش یہ تو ادنی سی تری یکمرتبہ تونے ۔۔۔ کیا ہے چور کو ابدال یا محبوب سبحانی
مرے بھی عقدۂ مشکل ہون وا پھر خدا جلدی ۔۔۔ ہو ہر مشکل کے تم حلال یا محبوب سبحانی
برائے شاہ دلدار علی اُسکو سزا دیجیے ۔۔۔ بچھائے مکر کا جو جال یا محبوب سبحانی

ظہیری مضطر و حیران ہے اُسکو بُلا لیجیے
تم اپنے روضہ پہ امسال یا محبوب سبحانی

تمھارا کیا ہو وصف ارقام یا محبوب سبحانی ۔۔۔ ہو خاص قادر منعام یا محبوب سبحانی
محی الدین لقب شاداب اور سرسبز ہے تجھسے ۔۔۔ جہان مین گلشن اسلام یا محبوب سبحانی
مرے بھی قصۂ درد والم کا فیصلہ ہو جائے ۔۔۔ ترا ہووے اگر اکرام یا محبوب سبحانی
جو تم چاہو تو کر دو دور اک ادنی اشارہ مین ۔۔۔ مرے رنج وغم وآلام یا محبوب سبحانی
خبر لیجیے کسی دم مطمئن ہونے نہین دیتی ۔۔۔ مجھے یہ گردش ایام یا محبوب سبحانی
تمنا ہے صلے مین مدح گو کو نقد مطلب کا ۔۔۔ ملے سرکار سے انعام یا محبوب سبحانی

فدا جو آپ پر ہو جاتے ہین واللہ کرتے ہین ۔۔۔ وہ جا کر خلد مین آرام یا محبوب سبحانی
مکرم ہین کریم و ذی سخا ہین آپ بندہ پر ۔۔۔ کرم سے کیجیے اکرام یا محبوب سبحانی
کھڑا ہون دیر سے مین اپنی صہبائے محبت کا ۔۔۔ پلا دیجیے مجھے اک جام یا محبوب سبحانی
نہین گر بادشاہت ہفت کشور کی ہے اُنکو ۔۔۔ تری درگاہ کے خدام یا محبوب سبحانی
چھڑا دو آنکے للہ ہے پھانسے ہوئے مجھکو ۔۔۔ غم و فکر و الم کا دام یا محبوب سبحانی
تو ہے سردار عالم ساری خلقت تیرے تابع ہے ۔۔۔ تری ساری خدائی رام یا محبوب سبحانی
نہین ممکن کہ لرزہ آنہ جائے رعب سے تیرے ۔۔۔ نریمان ہو وہ یا ہو سام یا محبوب سبحانی
نہین درود وظیفہ اور کچھ اسکے سوا میرا ۔۔۔ پڑھا کرتا ہون صبح و شام یا محبوب سبحانی
گنہگار آئے کوئی تیرے در پہ یا کوئی زاہد ۔۔۔ ہے تیرا سب پہ لطف عام یا محبوب سبحانی
رہا کرتا ہون مین دن رات مداح حضرت مین ۔۔۔ نہین کچھ اور مجھکو کام یا محبوب سبحانی
پلا دو شربت دیدار بہر حق مجھے جلدی ۔۔۔ مین ہون مدت سے تشنہ کام یا محبوب سبحانی
طفیل شاہ دلدار علی ہر دم رہون ایمن ۔۔۔ ز فکر نفس نا فرجام یا محبوب سبحانی

بر آئین جلد تر اب طلب دارین سب اُسکے
ظہیری کو نہ رکھ ناکام یا محبوب سبحانی

ہے اعلیٰ سب سے تیری شان یا محبوب سبحانی ۔۔۔ ملایک ہین تیرے دربان یا محبوب سبحانی
مرا بھی عقدہ لا حل کرو وا مشکلین سبکی ۔۔۔ کیا کرتے ہو تم آسان یا محبوب سبحانی
پکارون ہر گھڑی مین تمکو اُٹھتے بیٹھتے ہر دم ۔۔۔ رہے مجھکو تمھارا دھیان یا محبوب سبحانی
حکومت ہے خدائی مین تری محکوم ہین بیشک ۔۔۔ ملایک جن اور انسان یا محبوب سبحانی
دکھا دو روے انور تم جو اپنا تو نکل جائین ۔۔۔ دل محزون کے سب ارمان یا محبوب سبحانی
غضب مین آکے عزرائیل سے زنبیل جب چھینی ۔۔۔ ملایک رہ گئے حیران یا محبوب سبحانی
تو ہی ہے مشعل راہ ہدایت اور ہے تو ہی ۔۔۔ چراغ محفل امکان یا محبوب سبحانی

نہین ممکن کہ اک شمہ بھی آئے اُس سے لکھنے مین
صفت ہے تیری بے پایان یا محبوب سبحانی

پریشان کردیا ہی مجھکو دورِ چرخ گردان نے
مرا فرماؤ اطمینان یا محبوب سبحانی

رہون ہر دم مین شادان مجھپر ہو لطف و کرم تیرا
براے حضرت عثمانؓ یا محبوب سبحانی

تمنا ہے کہ مین بھرتا رہون دم ہر گھڑی تیرا
رہون تجھپر فدا ہر آن یا محبوب سبحانی

ہے نیچی رفعت عرش معلی سامنے جسکے
وہ عالی ہے ترا ایوان یا محبوب سبحانی

تو مالک ساری خلقت کا ہے ہین تیری حکومتمین
حجاز و روم و ہندوستان یا محبوب سبحانی

قطعہ

بڑا ذیشان ہے تو حال قہر و رحم کا تیرے
بشر لکھ لے یہ کیا امکان یا محبوب سبحانی

نگاہ قہر سے دریا ہو خشک اور چشم رحمت سے
بنے گلزار ریگستان یا محبوب سبحانی

ہے تو شمشاد گلزار کرامت اور ولایت کا
ہے سرو گلشن عرفان یا محبوب سبحانی

تمنا ہے بدن سے جب مری جان حزین نکلے
رہے قائم میرا ایمان یا محبوب سبحانی

مرادین اُسکے دل مین ہین جو کچھ وہ سب دلا دیجیے
ظہیری پر کرو احسان یا محبوب سبحانی

علاج دردِ دل فرماؤ یا محبوب سبحانی
رخ انور ذرا دکھلاؤ یا محبوب سبحانی

مرا ہو خاتمہ بالخیر بیشک ہے یقین مجھکو
جو وقت نزع تم آجاؤ یا محبوب سبحانی

اُسے زور کرامت سے کنارہ پر لگایا ہے
جو تھی برسون کی ڈوبی ناؤ یا محبوب سبحانی

مذاق رہنما کا واسطہ اب دستگیری کو
ذرا مجھ ناتوان کے آؤ یا محبوب سبحانی

پریشان ہے ظہیری اُسکا نقد مدعا جلدی
خدا کے واسطے دلواؤ یا محبوب سبحانی

کرون ہجران سے کب تک آہ یا محبوب سبحانی
خبر لیجیے مری لِلّٰہ یا محبوب سبحانی

در دولت سرا پر آپکے صبح و مسا آکر
جبین گھستے ہین مہر و ماہ یا محبوب سبحانی

ملک جس جا پہ ہوتے ہین ادب سے سر کے بل حاضر
وہ ہے عالی تری درگاہ یا محبوب سبحانی

گدا کو بھی اگر چاہے تو تاج و تخت تو بخشے
تو شاہون کا ہے شاہنشاہ یا محبوب سبحانی

کرامت سے ولی اک چور کو تو نے بنایا ہے
کرے ہے خوب بخشش واہ یا محبوب سبحانی

مدد پر آپ ہین اپنے حساب روز محشر کا
نہین کچھ ہمکو ڈر واللہ یا محبوب سبحانی

رہے حیرت مین سب اک شخص مردہ جی اُٹھا جسدم
تمھارے حکم سے ناگاہ یا محبوب سبحانی

تو ہے سردار جملہ اولیا کا کیون نہ ہو تیرا
فزون لکھنے سے عز و جاہ یا محبوب سبحانی

عجب کچھ فیض ذات پاک سے تھا گمرہون کو بھی
دکھائی تو نے حق کی راہ یا محبوب سبحانی

جو کچھ ہون حسرتین دل مین مرے جلدی نکل جائین
پئے آل رسول اللہ یا محبوب سبحانی

جہان مین ہو کسی سے کچھ نہ مطلب اب ظہیری کو
رہے ہر دم تمھاری چاہ یا محبوب سبحانی

تری درگاہ مین جو آئے یا محبوب سبحانی
نہین ممکن وہ خالی جائے یا محبوب سبحانی

دوبارہ زندگی بیشک وہ پائے خاک در تیری
بوقت نزع بھی جو کھائے یا محبوب سبحانی

کرے ادنیٰ گدا کو شاہ گر ذرہ نوازی پر
کرم سے اپنی تو آجائے یا محبوب سبحانی

مذاق رہنما کا واسطہ ہووین جو کچھ دل مین
ظہیری سب وہ مطلب پائے یا محبوب سبحانی

پڑھے جب منقبت تیری ظہیری سامنے حق کے
صلہ مین اُسکے جنت پائے یا محبوب سبحانی

جو دل سے آپ پر شیدا ہے یا محبوب سبحانی
وہ بندہ بے شبہ حق کا ہے یا محبوب سبحانی

خداے پاک نے مردے جلائے تیرے کہنے سے
وہ تیرا مرتبہ اعلا ہے یا محبوب سبحانی

بشوق دل ادب سے آپکے در پر جو آتا ہے
مرادین دل کی وہ پاتا ہے یا محبوب سبحانی

ترا در چھوڑ کر ہرگز نہ جاؤن خلد اطہر مین
ترا رشک ارم روضہ ہے یا محبوب سبحانی

ہے ہے تمہین حال سب روشن مرا خود آپ واقف ہین
کہون کیا میرے دل مین کیا ہے یا محبوب سبحانی

سنگھا دو بو خدارا آپکی زلف معنبر کا
مرے سر مین بھرا سودا ہے یا محبوب سبحانی

خدا کے فضل سے حل ہوتی ہین سب مشکلین اُسکی
تمھین جو یاد کر لیتا ہے یا محبوب سبحانی

مہ چرخ کرم ہے بحر عرفان و ولایت کا
تو بیشک گوہر یکتا ہے یا محبوب سبحانی

مین گو عاصی و خاطی ہون ولے ہوتے ہوئے تیرے
عبث ڈر مجھکو محشر کا ہے یا محبوب سبحانی

نہ کیون ذیشان ہو تو دلبر علی مرتضیٰؑ کا ہے
تو جان فاطمہ زہرا ہے یا محبوب سبحانی

مریضون کو تمھاری خاک در سے ہوتی ہے صحت
یہ ہمنے بارہا دیکھا ہے یا محبوب سبحانی

جو تیری یاد مین رہتا ہے ہر دم ہر گھڑی اُسپر
ترا فضل و کرم ہوتا ہے یا محبوب سبحانی

مذاق رہنما کا واسطہ دیدے تیرا بندہ
ترے دروازہ پر آیا ہے یا محبوب سبحانی

نہین ہے کام کوئی اب ظہیری کو سوا اسکے
وظیفہ ہر گھڑی رہتا ہے یا محبوب سبحانی

غزل

قبلہ شاہ و گدا حضرت غوث الثقلین
کعبۂ خلق خدا حضرت غوث الثقلین

انبیا کی سی صفت آپکو حق نے دی ہے
آپ ہین سر خدا حضرت غوث الثقلین رض

واقف سر نبی محرم اسرار علیؑ
حامئ دین ہدا حضرت غوث الثقلین رض

یہ تو ادنیٰ سی کرامت ہے تمھاری مشہور
چور ابدال کیا حضرت غوث الثقلین رض

آپ نے ڈوبی ہوئی جیسے نکالی ہے برات
مین بھی ہون غم سے رہا حضرت غوث الثقلین رض

شرم آتی ہے گناہون سے نہین کہہ سکتا
ہون گنہگار بڑا حضرت غوث الثقلین رض

کیجیے عقدہ کشائی میری بہر حسنینؑ
آپ ہین عقدہ کشا حضرت غوث الثقلین رض

دوش اقدس پہ قدم احمدؐ مرسل نے رکھا
یہ شرف کس کو ملا حضرت غوث الثقلین رض

آپکے ہوتے کہون کس سے مین جی کا احوال / حال ہے میرا بُرا حضرت غوث الثقلین

کب تلک کیجیے بھٹکتا پھرون دردر مارا / لیجیے دربہ بُلا حضرت غوث الثقلین

بادشا خواجہ و مخدوم ہے اپنا تو ہے / تو ہی سلطان ہے شہا حضرت غوث الثقلین

تو ہے سید تو ہے درویش و ولی مولانا / تو ہی ہے شیخ مرا حضرت غوث الثقلین

مین غریب آپکے در کا ہون بھکاری منگتا / دیجیو بھیک ذرا حضرت غوث الثقلین

تجھکو کہتا ہے جہان تو ہے فقیر کامل / مین ترے گھر کا گدا حضرت غوث الثقلین

تو ہی حاضر تو ہی ناظر ہے مرا آفت مین / کون ہے تیرے سوا حضرت غوث الثقلین

دم نکل جائے ظہیری کا تصور مین ترے
یہی کہتا ہے سدا حضرت غوث الثقلین

یا خواجہ غریب نواز

اے محرم راز نبیؐ و علیؑ سلطان الہند غریب نواز / دے پیر تو نور لم یزلی سلطان الہند غریب نواز

اے شاہ زمان سلطان جہان ہے تم پہ مرا سب حال عیان / مین کیا کہون اپنا حال دلی سلطان الہند غریب نواز

ہو جائے کرم ترا جو شہا سب کام مرے بنجائین ابھی / یہ بات نہین کچھ ایسی بڑی سلطان الہند غریب نواز

ہے ورد و وظیفہ نام ترا ہے روزہ نماز اپنا یہ شہا / ہے شغل خفی و ذکر جلی سلطان الہند غریب نواز

مقبول خدا محبوب خدا اے نسل علی اے اصل علی / ہے دید تمھاری دید نبیؐ سلطان الہند غریب نواز

اے مظہر ذات نور خدا اے نور و ضیاے ارض و سما / ہو دور مرا اب درد دلی سلطان الہند غریب نواز

مین کیا کہون مجھپہ کیا کیا گذرا گذرا جو کچھ گذرا گذرا / ہو جائے توجہ اب تو ذری سلطان الہند غریب نواز

ہے نام خدا وہ شان تری کہتی ہے تجھے سب خلق یہی / سیرت مین نبیؐ صورت مین علیؑ سلطان الہند غریب نواز

گھیرا ہے ہجوم غم نے شہا للہ خبر لو میری ذرا / ٹلجائے بلا یہ سر سے مری سلطان الہند غریب نواز

یا خواجہ خبر لو آکے ذری ہے حال ظہیری اب تو ردی / ہے عشق مین تیرے جان چلی سلطان الہند غریب نواز

محتاج نہ ہوں جز تیرے کبھی سلطان الہند غریب نواز

محبوب حبیب حبیب خدا سلطان الہند غریب نواز
مقبول خدائے جل وعلا سلطان الہند غریب نواز

تم قبلۂ دین وایمان ہو تم کعبۂ فقر وعرفان ہو
سب ایمان عرفان عشق و ولا سلطان الہند غریب نواز

گردش میں سدا ہیں ساتوں فلک دیکھیں کہیں کچھ تیری جھلک
پھرتے ہیں یوں ہی یہ صبح ومسا سلطان الہند غریب نواز

تم چاہو بدوں کو نیک کرو نیکو نکو بدی میں چاہو رکھو
مختار دو عالم تم ہو شہا سلطان الہند غریب نواز

مقبول ترا محبوب خدا محبوب ترا مقبول خدا
کیا اور ہو رتبہ اس سے سوا سلطان الہند غریب نواز

ہر سنگ ترا سنگ موسی ہے جلوہ کناں ہر رنگ ترا
ہے برق تجلی جلوہ ترا سلطان الہند غریب نواز

جو تم سے ملا وہ نبی سے ملا جو نبی سے ملا وہ خدا سے ملا
جو تمسے پھرا وہ سب سے پھرا سلطان الہند غریب نواز

تم نور وضیائے عثمان ہو تم شمع بزم عرفان ہو
تم رونق بزم ارض وسما سلطان الہند غریب نواز

جو حسرت دل ہے جائے نکل اور جائے غنایہ عنا سے بدل
مشکل ہو مری حل بہر خدا سلطان الہند غریب نواز

اے قادلی کے سنوارے دے ساقی کوثر کے پیارے
مجھکو بھی مئی وحدت پلا سلطان الہند غریب نواز

کونین میں تیری دہائی ہے اور ہند میں تیری خدائی ہے
کہتا ہے جہاں مجھکو کیا کیا سلطان الہند غریب نواز

للہ خبر لو میری شہا کیا حال ہے غم کا دکھیا
ہے در کا ظہیری تیرے گدا سلطان الہند غریب نواز

بمدح حضرت بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح
سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث ہند قدسنا اللہ تعالی باسرارہم

ایدل درِ صابر پر یہ نوحہ گری کیوں ہے
دل میں ہیں مرے صابر آنکھوں میں تری کیوں ہے

لب پر ہے مرے صابر دل میں ہے مرے صابر
سل رنج کی چھاتی پہ پھر میرے دھری کیوں ہے

شمشیر محبت سے ہر زخم گل تر ہے
آب دم خنجر سے کھیتی یہ ہری کیوں ہے

دود دلِ عاشق سے بو عود کی آتی ہے
پھر زیب بدن یارب جامہ اگری کیوں ہے

حب مست ترے سب ہیں بیہوش ترے سب ہیں
پھر موہنی صورت پر جادو نظری کیوں ہے

صابر کی محبت مین منصور بنا اے دل | کہتا ہے انا الصابر پھر جامہ دری کیون ہے

دیکھو تو ذرا صابر ہے حال مرا آخر
قسمت مین ظہیری کے بے بال و پری کیون ہے

در مدح حضرة محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیا علیہ الرحمہ دہلوی

غزل

بیمار کو اپنے دیجے دوا یا حضرت سلطان نظام الدین | چٹکی سے اٹھا دو خاک شفا یا حضرت سلطان نظام الدین
تم دو گے دوا تو ملیگی دوا تم دو گے شفا تو ملیگی شفا | دن رات ہے اپنی یہ ہی دعا یا حضرت سلطان نظام الدین
تم خسرو ملک عرفان ہو تم واقف سر پنہان ہو | دو سیر الی اللہ مجھکو دکھا یا حضرت سلطان نظام الدین
محبوب تمھین خالق نے کیا اب چاہتے کیا ہو اس سے سوا | تم جسکو ملے حق اسکو ملا یا حضرت سلطان نظام الدین
مشہور ہے تیرا جود و سخا کہتی ہے تجھے سب خلق خدا | ہے کان سخا تو بحر عطا یا حضرت سلطان نظام الدین
محکوم ہین تیرے جن و بشر اے حامی دین پیغمبر | اے خسرو ملک فقر و غنا یا حضرت سلطان نظام الدین

یا خواجہ خبر لو آکے ذرا ہے ورطۂ غم مین ظہیری پڑا
تم پار لگا دو اسکا بیڑا یا حضرت سلطان نظام الدین

در مدح حضرت باقی باللہ صاحب علیہ الرحمہ دہلوی

غزل

اے لیس کملی کے مظہر فانی فی اللہ باقی باللہ | وے حامی دین پیغمبر فانی فی اللہ باقی باللہ
ہین حکم مین تیرے ساتون فلک و زیر حکومت جملہ ملک | تابع ہین ترے سب جن و بشر فانی فی اللہ باقی باللہ
ہے عقدہ کشائی کام ترا ہے خلق خدا مین نام ترا | عالم کا کیون ٹھہرے رہبر فانی فی اللہ باقی باللہ
دنیا نہ ملی عقبی نہ ملی عصیان مین مری سب عمر کٹی | ہے حال مرا ظاہر تجھپر فانی فی اللہ باقی باللہ
کیا مانگون مین تجھسے تیرے سوا ال جائے اگر تو مجھکو ذرا | مٹ جائے مرا سب خوف و خطر فانی فی اللہ باقی باللہ
ہین ورطۂ غم مین پڑا ہون شہا ہے ناخدا تو ہی سفینہ کا | کشتی کا اٹھا دے اب لنگر فانی فی اللہ باقی باللہ

یہ حال ظہیری کس سے کہے کہنے کو تمہین سے آیا ہے
ہو جائے کرم کی اب تو نظر فانی فی اللہ باقی باللہ

نعت حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

غزل

ملیگا روضۂ خیر البشر آہستہ آہستہ
کہ پ چلتے ہین بہت شمس و قمر آہستہ آہستہ

ادب درکار ہے اے دل دیار روضہ شہ کا
کبھی سر رکھ کبھی پائے نظر آہستہ آہستہ

میسر کاش ہو جائے نظارہ روے حضرت کا
گھٹا گھٹکر بڑھا ہر شب قمر آہستہ آہستہ

مداے بیقراری روضۂ پر نور ہے شہ کا
ادب کے ساتھ چلنا سوے در آہستہ آہستہ

مرا سینہ ہے گنجینہ مدینہ دل مین رکھتا ہون
بنایا اسکو مین نے حق کا گھر آہستہ آہستہ

نہ روکا دیدۂ تر نے نہ روکا فوج مژگان نے
چلے یثرب کو ہین لخت جگر آہستہ آہستہ

نکیرین آئے ہین مرقد مین آنے دو نہین غم ہے
سنینگے مدحتِ خیر البشر آہستہ آہستہ

ہر اک پہونچا دیا پیغام اپنا روضہ شہ پر
صبا کو کر لیا پیغامبر آہستہ آہستہ

کبھی غش آگیا ہے عشق حضرت مین اگر مجھکو
قضا آئی عیادت کو مگر آہستہ آہستہ

تکلم سے رسول اللہ کے یہ بات پیدا تھی
بنا یہ نور ہے شکل بشر آہستہ آہستہ

سُلگتا ہی رہا سوز محبت مین پیمبر کے
جلا گو قبر پر میری اگر آہستہ آہستہ

ٹھہر عمر رواں ہو آؤن مین جا کر مدینہ مین
عدم کا وان سے کرینگے سفر آہستہ آہستہ

دیار ہند سے مولا مدینہ اب تو بلوالو +
دلا دو یا مجھے زادِ سفر آہستہ آہستہ

خدا ہے مجمع دیوان محشر مین کہین حضرت
ظہیری سب پڑھو دیوان مگر آہستہ آہستہ

دیگر

لیا دل سے جب ہم نے نام محمد
تو فوراً ہی پہونچا سلام محمد

احادیث و قرآن مین فرق کیا ہے — بیان خدا ہے کلام محمدؐ
اُسے کوئی کھٹکا ہے نار سقر کا — لیا جس نے دنیا مین نام محمدؐ
مری جان مین احمدؐ ہے دل مین محمدؐ — مرا جان و دل ہے مقام محمدؐ
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا — خدائی مین ہے انتظام محمدؐ
کرین رشک کیونکر نہ خضر و مسیحا — کہ ہے دل مین میرے قیام محمدؐ

ظہیری خدا کی خدائی نہ ہوتی
نہ ہوتا اگر احترام محمدؐ

دیگر

دعا مین یہ میری اثر ہو الٰہی — نبیؐ جبکے روضہ پہ سر ہو الٰہی
خدا ہے جو کعبہ سے کعبہ کو دیکھون — محمدؐ کا دل مین گذر ہو الٰہی
پھرون مثل مجنون دیار عرب مین — مدینہ کے بن مین گذر ہو الٰہی
فشار لحد سے خدایا بچانا — لحد کا مجھے کچھ نہ ڈر ہو الٰہی
مدینہ کی گلیون مین آنکھین بچھادون — مرا سر ہو اور سنگ در ہو الٰہی
محمدؐ کی الفت مین مرقد سے اُٹھون — یہی شکل پیش نظر ہو الٰہی

ظہیری کی ہے آرزو روز محشر
کہ ہمراہ خیر البشر ہو الٰہی

دیگر

کی محمدؐ نے جو محشر مین شفاعت میری — بڑھ گئی عرش معلی سے بھی رفعت میری
ہجر طیبہ مین اگر غش کبھی آیا مجھکو — رحمتہ خاص نے کی آکے عیادت میری
شافع روز جزا اپنے نہ حامی ہوتے — داور حشر نہ کرتا کبھی عزت میری
کہدو رضوان سے بلائے نہ ابھی جنت مین — در محبوب سے ہوجانے دو رخصت میری

نعت احمدؐ مین لکھی مین نے لحد مین جو غزل / مجھکو چوتھی کی دُلہن بنگئی تربت میری

وہ گنہگار ہون کہتے ہوے شرم آتی ہے / ڈوبی جاتی ہے ندامت مین ندامت میری

مجھ گنہگار کو جو بخش دیا خالق نے / فخر سے ناز کیا کرتی ہے قسمت میری

یا خدا وہ کہین دیتے ہین ظہیری جنت / مین کہون واہ یہ کیا وہ کہین عادت میری

دیگر

شہؐ نے سنلی جو کہانی میری / دیکھنا مرتبہ دانی میری

مجمع حشر مین پوچھا شہؐ نے / بات تھی سب کو سُنانی میری

شہ کو آنے دو جنازہ پہ مرے / دیکھکر نعش اُٹھانی میری

چل دیے چھوڑکے یاس و حرمان / گنج مرقد ہے نشانی میری

خاکساری نے رکھا مرقد مین / خوب کی مرتبہ دانی میری

صبح پیری نے دکھایا جب مُنھ / ہوگئی خاک جوانی میری

رحم آیا نہ تجھے پیر فلک / ہاے کچھ قدر نہ جانی میری

ہجر طیبہ مین صبا ہون وہ ضعیف / دیکھکر خاک اُڑانی میری

ہوگیا مین بھی مشاہیر سے آپ / لے اُڑی ہے ہمہ دانی میری

دل مرحوم کا ماتم کرلون / سنیے گا مرثیہ خوانی میری

پوچھین گر اہل عدم میرا حال / کوئی کہدینا کہانی میری

اہل محشر نے سُنی نعت نبیؐ / واہ وا سحر بیانی میری

شہ سے پائی ہے ظہیری بخشش / کام دی ہیچمدانی میری

دیگر

دل ہے اُس شہ کا طلبگار کہون یا نہ کہون
جسپہ اللہ کا ہے پیار کہون یا نہ کہون

مین نہین چاہتا ہے چاہنے والا کوئی اور
دل تو کرتا ہے تمھین پیار کہون یا نہ کہون

مرگیا آپ کا شیدائی تپِ فرقت مین
رہگئی حسرتِ دیدار کہون یا نہ کہون

نالے کرتا ہے سرِ شام ترے کوچہ مین
ہے کوئی جانسے بیزار کہون یا نہ کہون

اُسکے چلنے سے ظہیری یہ قیامت ہوگی
حشر ہے یار کی رفتار کہون یا نہ کہون

دیگر

تری تصویر کو مین پیار کرون یا نہ کرون
کہیے تسکینِ دلِ زار کرون یا نہ کرون

سو گئے ہین مین اُنھین بیدار کرون یانکرون
ناصحا بخت کو بیدار کرون یا نہ کرون

آپ کا جور و فا سیری خود ہی کہدے گی
داورِ حشر سے انکار کرون یا نہ کرون

دیکھکر مجھکو رقیبون سے وہ کہتے اب ہین
حشر کو وعدۂ دیدار کرون یا نہ کرون

مذہبِ عشق خدا ابھی جو ظہیری پوچھے
بُت پرستی کا مین اظہار کرون یا نہ کرون

دیگر

آتشِ عشق کو مین دل مین چھپالون تو کہون
شعلۂ نار سے سینہ کو جلالون تو کہون

پوچھتے کیا ہو دہن اور کمر کی حالت
عدم آباد کو مین جانسے جالون تو کہون

خضر ملجائین تو کچھ عشق کا احوال کہون
یا مسیحا کو فلک پر سے بلالون تو کہون

ربِ ارنی مین کہون رمزِ حقیقت کھلجاے
لن ترانی دلِ مضطر کو سنالون تو کہون

ابھی آئے ابھی بیٹھے ابھی جانا کیسا
دل سنبھالون تو کہون ہوش مین آلون تو کہون

عشق کا حال ظہیری مین کہون کس منھ سے

بار صد کوہِ الم سر پہ اُٹھاؤن تو کہون

قصیدۂ لامیہ

بمدح حضرت پیر و مرشد برحق رہنمائے مطلق یگانۂ آفاق مولانا سید
شاہ دلدار علی مذاق بدایونی علیہ الرحمۃ

مطلع

گو بہار آئی زمانہ کا گیا رنگ بدل
گل و بلبل کا ہوا تب بھی نہ جھگڑا فیصل

ہو نسیم گل مین مغنی بھی اگر گائے غزل
ہو نمو ایسا غزل مین بھی ہو پیدا کوپل

ہے دھوان دھار مضامین کا اُٹھا بادل
اے مری طبع جوان مُنھ سے لگا دے بوتل

چھائی ہے چار طرف کیا دُرِ مضمون کی گھٹا
آج سب گوہرِ معنی سے بھرینگے جل تھل

ابکی وہ جوش پہ ہے عالمِ ہستی کی بہار
کیا عجب ہے کہ لگین سرو مین بھی پھول اور پھل

تختہ تختہ چمنِ دہر کا ہے بزمِ سرور
مئے گلرنگ کا کیا دور گیا باغ مین چل

پھول ہر شاخ سے نکلا ہے پیالی باندھے
ساقیا بہرِ خدا مُنھ سے لگا دے بوتل

آج وہ عالمِ امکان مین شگوفہ ہے کھلا
بید مجنون مین ثمر آئے لگے سرو مین پھل

عقد کیا باندھا کسی گل کا ہے بلبل کے ساتھ
جو کھلے جاتے ہین گلشن کے سبھی پھول اور پھل

نو عروسانِ چمن کے ہین بلا کے انداز
حورین لیتی ہین جنھین دیکھ کے مُنھ پر آنچل

سبز ہی سبز نظر آتا ہے سارا عالم
دشت اخضر نظر آنے لگا سارا جنگل

خس و خاشاک زمین پر جو پڑی تھی پامال
بن گئی سبزۂ نوخیز سے فرشِ مخمل

محو نظارہ ہوئے جاتے ہین سیار فلک
گردشِ چشم سے کسکے ہوئے گل سے بیکل

غنچے مُنھ کھولتے ہین بہرِ ثنائے باری
بلبلین کرتی ہین پھر حمد خدا عز و جل

کوئی مسجد کو شوالہ کو چلا ہے کوئی
دیر کو کوئی کوئی کعبہ چلا ہے پیدل

میکدہ مین کوئی مسجد مین رہیگا سرمست | واعظ و رند بھی جنگل مین کرینگے منگل
دختِ رز سب کو دکھائیگی تماشا اپنا | جسکے دیکھے سے حواس ہونگے جہان کے مختل

مطلع

پھر دھوان دھار دکھادون مین مضامین کا دل | وہ مری جوشِ طبیعت کا ہے اُمنڈا بادل
پھر دکھاؤن مین نئے طرح کے مضمون کی بہار | پھر ہر اک شعر مین دکھلاؤن جمع پھول اور پھل
طبع موزون مین خداوند نے بخشا ہے اثر | شجرِ فکر مین چاہون تو نکالون کوپل
چاہون تو مصرعۂ موزون مین لگادون شاخین | شعرا کو وہ نظر آنے لگے ایک غزل
گر ہوا باندھ کے دکھلاؤن طبیعت کی بہار | تو نظر آئین زمانہ کے قوافی مہمل
قافیہ کیا کہ ردیفین بھی رہین ایکطرف | صفحۂ دہر پہ کھینچون جو بنا کے جدول
وہ اداخانۂ مشکین بھی دکھائے میرا | جسطرح موسم برسات مین کوکے کویل
پھر وہ گلزار سخن اپنا دکھاؤن سب کو | گلِ مضمون کا نظر آئے گلابی جنگل
فلک پیر بھی دے مجھکو صدائے تحسین | کہکشان مین ڈرا نجم کی بنا کے جدول
بولین سدرہ پہ یہ جبرئیل بھی اللہ اللہ | واہ واصل علی خوب نکالی کوپل
پھر وہی مئی ہو وہی توبہ شکن ہو موسم | رعد کا کوڑا وہی جسکی ہے دہشت اول
مفتی رعد کا فتوا ہو پیو اور پلائے | میکشی سے نہین بہتر کوئی دنیا مین عمل
ہے قسم ساقیِ کوثر کی تجھے ابر مطیر | آج شیشے سے تو برسا کوئی قسم اول
سب حکیم اور ندیم آج تو جی بھر کے پئین | یہ نہ سمجھین کہ فقط ہے ترے مستونکی زٹل
زاہد گوشہ نشین چلہ سے بھاگا آئے | مانگے للہ کوئی گھونٹ پئے حسن ازل
نوعروسان چمن اپنی دکھائین وہ بہار | جنکے دیکھے سے ملک جاتے ہون جامہ سے نکل
سادگی مین بھی ہوا نکے وہ تکلف پیدا | جسپہ قربان ہوا جاتا ہو خود حسن ازل
کوئی غرفہ سے یہ کہتی ہو تماشا کیا ہے | فتنہ گر آفتِ جان شوخ پریوش چنچل

جوش سودا مین بہکتے ہو ٹھیری کیا ہے	تمکو لکھنا ہے ابھی مدحت سردار ملل

مطلع

ہادی و سرور و سردار شہنشاہ اجل	شاہ دلدار علی مرشد کامل اکمل
ہم گنہگاروں پہ ہے کیا کرم عز و جل	کہ دیا پیر جو ہے وارث جملہ مرسل
چار عنصر ہین ترے وصف صحابہ کے سبب	صدق مین عدل مین اور شرم و شجاعت مین مثل
تیری ہر بات ہے گویا کہ اماموں کی بات	ہے حلاوت مین سخن کے وہی جنت کا عسل
مجتمع تجھ مین ہین از فضل خدا ہشت و چہار	تو چہار ہشت کا گویا ہے خلاصہ اول
سر مین یکسر ہین ترے سر ازل سر ابد	ہے تو ہی عالم عرفان کی چمکتی مشعل
چہرہ والشمس ترا زلف ہے تیری واللیل	سورۂ نور کی تفصیل ہے جسم مجمل
تیغ ابرو سے تری کفر ابھی مٹ جائے	تیر مژگان سے پڑے کفر کے دل مین ہلچل
لیلة القدر ہے اک سایہ گیسو تیرا	جسکے ہان شان مین نازل ہوئی انا انزل
مصحف رخ ہے ترا گویا کلام ناطق	دوسری رنگ مین چمکا ہے جمال اول
تو دکھا جائے اگر زور ولایت اپنا	سارے اجرام فلک مین ابھی پڑ جائے خلل
نار کو دیکھے اگر لطف سے ہو باغ خلیل	قہر سے تیرے ابھی نور کے اجزا ہون بدل
دم قدم سے ترے آباد ہوا فقر کا گھر	تیرے ہی فیض سے روشن ہے جہان کی مشعل
کیا کھنچے مانی و بہزاد سے تیرا نقشہ	تیری تصویر پہ خود لوٹ ہے نقاش ازل
جلوۂ حسن ترا حسن نبی حسن علی	تجکو وہ حسن خداداد ملے روز ازل
تیرے اوصاف کا زینہ ہے فلک سے اونچا	مرتبہ تیرا بھلا لکھ سکے کیا عبد اقل
اوج عزت ہے ترا عرش کے پایہ سے بڑا	کیونکہ ہے عاشق شیدا اسے نبی مرسل
قدر کو تیرے کرون وزن جو کونین کے ساتھ	نکلے وہ زور ولایت سے مقابل خردل
تیرے ارشاد و ہدایت کا ٹھکانہ کیا ہے	کلمہ پڑھتے ہین سدا جن و بشر لات و ہبل

حبذا ذات تری صل علیٰ بات تری
ہے حدوث اور قدم تیرے ہی دم سے گویا
تیرے ہی دم سے حوادث کو زمانہ مین نیاز
تیرا مقبول بلاشک ہے خدا کا مقبول
ہجر دوزخ ہے ترا وصل ہے جنت تیرا
تیرے قبضہ مین خداوند نے رکھی ہے حیات
منکشف تجھ پہ ہوے رمز محمدؐ سارے
ہے تعین سے ترے عالم امکان حدوث
خواجۂ کون ومکان پشت پناہِ دوجہان
ہان ظہیری یہی موقع ہے صلہ کا کچھ مانگ
خاتمہ ہو مرا بالخیر طفیل شبیرؑ
تیری صورت کے تصور مین مرا دم نکلے
ساتھ ہو آل محمدؐ کے مرا حشر ونشر
کرم اکرام ترا چاہیے اُسدم مولا
جانتا تجھکو ہون تجھسے ہے خدا کو جانا
دین ودنیا مین ہے تو قبر مین تو حشر مین تو
مانتے ہین ترے کہنے کو نبیؐ اور علیؑ
اوج اقبال مرا تیری بدولت چمکے
کون سا کام کیا جسپہ ہو نازش مجھکو
چاہتا دل ہے لکھون اور بھی مدحت تیری
آل واولاد سلامت رہے دنیا مین تری

ہم گنہگارون کو کیونکر نہ ہو نازش کا محل
تو فنا ذات خدا مین ہے ہر اک ساعت و پل
تیری ہی ذات مقدس ہے فلک سے افضل
تیرا مردود بلاشبہ ہے مردودِ ازل
ہے ترا لطف وکرم ہمکو گلستان امل
تیرے قبضہ مین خدا نے رکھا فرمانِ اجل
تجھپہ اسرار خدا کے ہوے سب مستاصل
تیری ہستی سے ہے اثبات جہان رنگ محل
دُرِ دریاے شرف مہر جہان برج حمل
بخشش عام ہے یان ساقیِ مستانہ ازل
بہر شبیرؑ عطا ہو مجھے جنت کا محل
حور کے بھیس مین لینے کو مجھے آئے اجل
اہل محشر کے مقابل ہو تفاخر کا محل
عرصۂ حشر مین جسدم کہ پڑی ہو ہلچل
تیرے باعث ہی سے سمجھے ہین نبیؐ مرسل
تجھسے بہتر ہے نہین پاس مرے کوئی عمل
تو جسے چاہے دلا دے اسے جنت کا محل
مین تو اک ذرہ ہون تو جلوۂ خورشید ازل
نہ عبادت کا عمل ہے نہ ہے طاعت کا عمل
پر یہ ڈرتا ہون کہین جاؤن نہ مین حد سے نکل
نظر خلق مین اعلیٰ سے ہوا اعلیٰ افضل

شاہ ایثار علی سے رہے پھولا گلزار علم و اخلاق مین یکتا رہے دنیا مین مداح	باغ گلزار ترا دیتا رہے پھول اور پھل فیضیاب اُس سے زمانہ ہو زمانہ مین ملل

اب ظہیری نہ بڑھا حد سے سخن کو اپنے
یان ادب شرط ہے ہان ہوش مین آدیکھ سنبھل

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

جوہریان رستۂ بازار معانی کو مژدۂ طرب افزا اور صیرفیان دار العیار سخندانی کو نوید مسرت انتما کہ اس زمان برکت اقتران مین معدن جواہر زواہر فصاحت گنجینۂ لآلی شاہوار بلاغت - مفتاح کنوز اسرار آلہی منشور لامع النور فیوض نامتناہی - کتاب برکت نصاب صحیفۂ معرفت انتساب - گل نودمیدۂ شاخسار حقیقت اعنی **بہارستان منقبت** معروف بہ **دیوان ظہیری** از افاضات رہنمائے جادۂ قویم و افادات پیشوائے صراط مستقیم - علامۂ عصر شہرۂ افاق محسود شیوا نزبانان عجم و عراق - ناظم باکمال شاعر عدیم المثال - غواص قلزم سخنوری زیب وسادۂ بزم معنی پروری جناب مولوی حافظ حکیم ظہیر احمد شاہ صاحب المتخلص بہ ظہیری خلف الرشید مولانا حکیم فتح محمد صاحب رئیس سہسوان ضلع بدایون - جسمین حضرت مصنف ممدوح نے کمال زور طبع دکھایا ہے قلم و نظم مین سکۂ ہمہ دانی بٹھایا ہے - اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و معارف کو بنا مزد منقبت بیان فرمایا ہے - علی الخصوص غوث الثقلین مقبول دارین محبوب سبحانی مطرح فیوض یزدانی حضرت عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے محامد اوصاف مین خوب خوب جدتین کی ہین اور انواع و اقسام کے صنائع و بدائع لفظی و معنوی کو

صرف فرمایا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس مجموعۂ بے نظیر کی خوبیان حیطۂ تحریر سے خارج
ہین بروقت ملاحظہ صاحبان ذوق وشوق حضرت مصنف کے مبلغ علم وکمال اور
محنت وجانکاہی کی داد دینگے۔ پس الحمد للہ کہ یہ کتاب نایاب مطبع نامی و
گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بعالی ہمتی جناب مستطاب معلی القاب
جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ
جنوری ۱۸۹۹ء مطابق ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۶ھ نہایت حسن انتظام اور
مزید اہتمام سے بار اول حلیۂ طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر مطبوع انام ہوئی

اعلان